کتابُ الزُّہد
ظفراللہ خان

امیر المومنین حضرت علیؑ قرآن پاک کی روشنی میں زہد کے متعلق فرماتے ہیں۔

تمام زہد قرآن مجید کے دو فقروں کے اندر سمٹا ہوا ہے۔ 'جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو' لہٰذا جو شخص کوئی چیز ہاتھ سے نکل جانے / ماضی پر افسوس نہ کرے اور جو چیزیں مل جائیں ان پر مغرور نہ ہو، اس نے سارا زہد سمیٹ لیا ہے۔

زہد کا عام تصور، غربت، ناداری، دنیا سے بیزاری اور پھٹے کپڑوں میں محصور کر دیا گیا ہے، حالانکہ اسلام میں ایسا نہیں ہے، اسلام کے نزدیک زہد، دولت کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے اور غربت کے ساتھ بھی۔ اس کی نگاہ میں ایک دولت مند بھی زاہد ہو سکتا ہے، اگر اس دولت سے غرور پیدا نہ ہو اور بدترین فقیر بھی زاہد ہو سکتا ہے، اگر دنیا کے ہاتھ سے نکل جانے پر غمگین و پریشان نہ ہو۔

زہد کسی 'مردہ دلی' یا کسی 'محرومیت' کا نام نہیں۔ یہ ایک عالی شان عمل کا نام ہے جو پوری انسانی زندگی اور انسانی نسل کو آخرت کے دھارے میں رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ زہد دنیا کو ترک کرنے کا نام ہے اور نہ دنیا سے متنفر ہونے کا اور نہ دنیا سے فرار اختیار کرنے کا۔ زہد کا مطلب دنیا سے دست بردار ہونا نہیں بلکہ زہد تو درحقیقت دنیا کو آخرت کے لیے بھرپور استعمال کرنا ہے۔

کتابُ الزُّہد

ظفر اللہ خان

نیشنل بُک فاؤنڈیشن

اسلام آباد
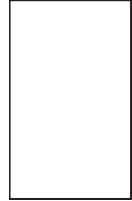
نگران : ڈاکٹر انعام الحق جاوید
مصنف : ظفر اللہ خان

اشاعت : نومبر، 2017ء
تعداد : 1000
کوڈ نمبر : GNU-674
آئی ایس بی این : 978-969-37-1060-1
طابع : ملٹی کلرز، اسلام آباد
قیمت : -/520 روپے

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی مطبوعات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے رابطہ:
ویب سائٹ: http/www.nbf.org.pk یا فون 92-51-9261125
یا ای میل: books@nbf.org.pk

کتاب الزہد

٥	پیش لفظ	(ڈاکٹر انعام الحق جاوید)	ix
٥	زہد کا تعارف	(ظفر اللہ خان)	xiii

فہرست مضامین

۱	زہد کیا ہے؟	۱
۲	دنیا کی اصل حقیقت	۵
۳	زندگی کی حقیقت	۱۱
۴	درہم و دینار کے بندے	۱۹
۵	اللہ تعالیٰ کا دوست	۲۵
۶	اللہ تعالیٰ کی یاد	۲۹
۷	اللہ تعالیٰ کے لیے محبت	۳۳
۸	اللہ تعالیٰ کا پیار	۳۷
۹	اللہ تعالیٰ کی زیارت	۴۱

۱۰	اللہ تعالیٰ توبہ پسند کرتا ہے	۴۹
۱۱	اللہ تعالیٰ کو صبر پسند ہے	۵۵
۱۲	رحمت رب رحیم	٦۵
۱۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں	۷۱
۱۴	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت	۷۹
۱۵	عبادت کا صلہ	۸۵
۱٦	فقیری وتنگدستی	۹۱
۱۷	قناعت بہتر ہے	۱۰۳
۱۸	حکمت کی حقیقت	۱۰۷
۱۹	حسد اور کبر بری بلا ہے	۱۱۵
۲۰	حیاء ایمان ہے	۱۱۹
۲۱	نیکی رائیگاں نہیں جاتی	۱۲۳
۲۲	میانہ روی افضل ہے	۱۲۹
۲۳	نیکی اور بدی	۱۳۵
۲۴	قبر کے نظارے	۱۳۹
۲۵	انسان آگ میں گرتا جاتا ہے	۱۴۷
۲٦	اعضا بولتے ہیں	۱۵۱
۲۷	لغویات سے بچنا ہے	۱۵۳
۲۸	خرچ کرنا ہی مفید ہے	۱۵۷

۲۹	ماضی سے سبق سیکھنا ہے	۱۶۵
۳۰	بے سہارا کا سہارا	۱۶۹
۳۱	ریا کاری ذلت ہے	۱۷۳
۳۲	مقروض کو مہلت دینا ہے	۱۷۹
۳۳	بددعا نہیں کرنی چاہیے	۱۸۵
۳۴	لمبی عمر میں احتیاط لازم ہے	۱۸۹
۳۵	شرک ظلم ہے	۱۹۱
۳۶	جنت اور دوزخ کے باسی	۱۹۷
۳۷	امانت ضائع نہ کرو	۲۰۳
۳۸	ہر عروج کو زوال ہے	۲۰۵
۳۹	شہید کا مقام بلند ہے	۲۰۷
۴۰	فوت شدہ کا احترام لازم ہے	۲۱۱
کتابیات		۲۱۴

انتساب

ہر اس شخص کے نام جو سچ تلاش کرنا چاہتا ہے

پیش لفظ

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی طرف سے کتب بینی کے فروغ کے لیے علم وادب، سائنس وفلسفہ، تاریخ، اخلاقیات اور دیگر اہم موضوعات پر ہر خاص وعام کے ذوقِ مطالعہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے معلوماتی کتب شائع کی جارہی ہیں تاکہ عاداتِ مطالعہ کے فروغ کے مقاصد کے تحت کتاب تک قارئین کی رسائی کو آسان بنایا جاسکے۔

'کتاب الزہد' ظفر اللہ خان صاحب کی ایک اہم کتاب ہے جس میں قرآن وسُنت کی روشنی میں مختلف دینی اور دُنیاوی موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے تاکہ افراد کی کردار سازی کے ذریعے بہتر معاشرے کی تشکیل کی راہ ہموار کی جاسکے۔ انداز تحقیقی مگر اسلُوب عام فہم ہے جس کے باعث پڑھنے والے کو مکمل بات بہ آسانی سمجھ آجاتی ہے اور وہ اس سے بھرپور استفادہ کرسکتا ہے۔

ظفر اللہ خان صاحب عہدِ حاضر کے ایک نامور مصنف ہیں۔ اُردو اور انگریزی میں لکھی گئی ان کی کتابیں ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے کتابوں کو قارئین کے وسیع تر حلقے تک پہنچانے والے قومی ادارے این بی ایف کو اس کتاب کی اشاعت کے حقوق دیئے۔

ڈاکٹر انعام الحق جاوید
(پرائڈ آف پرفارمنس)
مینیجنگ ڈائریکٹر

زہد کا تعارف

زہد ایک ذہنی اور قلبی کیفیت کا نام ہے۔ایسی کیفیت جس میں ہر وہ شے بے وقعت (فضول) معلوم ہو جس کی کوئی قدرو قیمت ہو۔مثلاً ہمارے سامنے مٹی کا ڈھیر پڑا ہے تو اس کو بے وقعت جاننا زہد نہیں کہلائے گا لیکن اگر ہمارے سامنے پڑا سونے کا ڈھیر ہماری نگاہ میں بے وقعت ہو گیا ہے، تو اس کو زہد کہیں گے۔ زہد کے لغوی معانی ہیں کہ آدمی کی رغبت کا کسی ایک چیز سے ہٹ کر کسی دوسری چیز سے وابستہ ہو جانا اور جس چیز سے آدمی کی رغبت پھر گئی ہے، اس کا آدمی کی نظر میں کم وقعت ہو جانا۔

زہد کا ایک مفہوم اصطلاحی ہے۔اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(۱)۔ لفظ زہد میں صرف تین حروف ہیں، حرف (ز) کے معنی دنیا کی زینت کو چھوڑ دینا ہے۔حرف (ہ) سے ہوائے نفس یعنی اپنے دل کی خواہش کو چھوڑنا اور (د) سے تمام دنیا کو چھوڑنا مراد ہے۔

(۲)۔ زہد یہ ہے کہ شریعت جس چیز کی اجازت دے، اسے اختیار کیا جائے اور باقی سب کچھ چھوڑ دیا جائے۔

(۳)۔ زہد نہ تو سوکھے ٹکڑے کھانے کا نام ہے اور نہ ہی پھٹا پرانا لباس پہننے کا بلکہ دنیا کے متعلق آدمی کی آرزوؤں کا کم ہو جانا ہے۔

(۴)۔ زہد یہ ہے کہ آدمی ستائش خلق (تعریف) سے بے پرواہو جائے اور ستائش (تعریف) اس کی نگاہ میں اپنی اہمیت کھودے۔

(۵)۔ زہد یہ ہے کہ حرام ہمارے صبر کو اور حلال ہمارے شکر کو عاجز نہ کر سکے۔

(٦)۔ ہر اس چیز کو چھوڑ دینا، جو آدمی کو خدا سے غافل کر دے، زہد ہے۔

(۷)۔ ہر اس چیز کو چھوڑ دینا جو آخرت میں فائدہ مند ہونے والی نہیں، زہد ہے۔

(۸)۔ زہد یہ ہے کہ جس مقصد کیلیئے ہم پیدا ہوئے ہیں، اسی کی فکر ہمارے ذہن پر سوار ہو۔ اسی کی دھن ہمیں صبح شام مشغول رکھے۔ جس چیز کے لیے ہمیں پیدا نہیں کیا گیا، اس چیز کی قید سے ہماری سوچ اور خیالات آزاد ہو جائیں۔

(۹)۔ جس شخص کو دنیا کی متاع (دولت) چھن جانے پر ملال (غم) نہ ہو اور کچھ مل جائے، اس پر وہ خوشی سے بے حال نہ ہو سمجھو اس نے زہد کی لگام ہر دو طرف سے تھام رکھی ہے۔

(۱۰)۔ نفس کے دنیا سے بعد (دوری)، تکلف اور اعراض (کنارہ کشی) کا نام زہد ہے[۱]۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں زہد چار چیزوں کا خلاصہ ہے:

(ا)۔ ایثار (۲)۔ مواسات (غم خواری و ہمدردی) (۳)۔ آزادی (۴)۔ ریاضت (مذہبی مشقت)

(ا)۔ ایثار کا مطلب یہ ہے کہ خود پر دوسروں کو ترجیح دینا، دوسروں کو خود سے پہلے (مقدم) جاننا اور دوسروں کی خاطر خود کو زحمت میں ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ نے ائمہ حق (دین کے رہنماؤں) پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفس کو غریب و نادار لوگوں کی سطح پر رکھیں تا کہ فقیر اپنے فقر کی وجہ سے احساس محرومی میں مبتلا نہ ہو۔

(۲)۔ محروم لوگوں کے غم میں ہر دم شریک رہنے کا نام مواسات (غم خواری و ہمدردی، empathy) ہے۔

(۳)۔ انسان کو نفسی و مادی خواہشات سے آزاد ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا

---

[۱]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

کیا ہے۔ 'لا تکن عبد غیرک و قد جعلک اللہ حرّاً'[1] (کسی کے غلام نہ بنو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے)۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب نفس کو شہوات اور خواہشات سے آزاد رکھا جائے۔

(۴)۔ ریاضت نفس کرنے والوں کی گفتگو جچی تلی، لباس درمیانہ اور ان کا چلنا فروتنی و تواضع (humility) سے ہوتا ہے[2]۔

زہد سے متعلق اللہ والوں سے مختلف اقوال منسوب ہیں:

(۱)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں زہد کے چار پہلو ہیں:

(i)۔ ایثار: خود پر دوسروں کو ترجیح دینا، دوسروں کو خود سے پہلے (مقدم) جاننا اور دوسروں کی خاطر خود کو زحمت (تکلیف) میں ڈالنا۔ اپنے نفس کو مفلس (غریب) و نادار لوگوں کی سطح پر رکھنا تا کہ غریب (poor) احساس محرومی میں مبتلا نہ ہوں۔

(ii)۔ مواسات (غم خواری و ہمدردی): محروم لوگوں کے غم میں ہر وقت شریک رہنا۔

(iii)۔ آزادی: نفسی و مادی خواہشات سے آزاد ہونا۔ کسی کے غلام نہ بنو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے[3]

(iv)۔ اعتدال: ریاضت نفس (مذہبی مشقت) کرنے والوں کی گفتگو جچی تلی، لباس درمیانہ اور ان کا

۱۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ صفحہ نمبر ۲۰۲

۲۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ صفحہ نمبر ۲۰۲

۳۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ صفحہ نمبر ۲۰۲

چلنا فروتنی وتواضع (humility) ہے[۱]۔

(۲)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تمام زہد قرآن مجید کے دو فقروں کے اندر سمٹا ہوا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں (جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر مغرور نہ ہو) لٰہذا جو شخص کوئی چیز ہاتھ سے نکل جانے / ماضی پر افسوس نہ کرے اور جو چیزیں مل جائیں ان پر مغرور نہ ہو، اس نے سارا زہد سمیٹ لیا ہ[۲]۔

(۳)۔ حضرت ابن جلاءؒ فرماتے ہیں: زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف اس طرح دیکھے کہ یہ ایک زوال پذیر چیز ہے تاکہ دنیا تمہاری نگاہ میں حقیر و پست (low) ہو جائے اور تمہارے لیے اس سے اعراض (withdrawal) کرنا آسان ہو جائے[۳]۔

(۴)۔ حضرت ابو عثمانؒ فرماتے ہیں: زہد یہ ہے کہ دنیا کو ترک کر دیا جائے پھر اس بات کی پرواہ نہ کی جائے کہ اسے کون حاصل کرتا ہے[۴]۔

(۵)۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ زہد، ہاتھوں کا مال سے اور دل کا طمع (دنیاوی لالچ) سے پاک ہونا ہے[۵]۔

(۶)۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں سے ہاتھ خالی ہو، ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے[۶]۔

---

[۱]۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ صفحہ نمبر ۲۰۲

[۲]۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ قصار نمبر ۴۳۹

[۳]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

[۴]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

[۵]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۳۴

[۶]۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔ صفحہ نمبر ۸۳

(۷)۔ حضرت ابو سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ اگر صوف (پشمینہ) پہننا زہد کی علامت ہے۔ زاہد کے لیے مناسب نہیں کہ تین درہموں کا لباس پہنے اور دل میں پانچ درہموں کی خواہش رکھے[۱]۔

(۸)۔ حضرت ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ اس چیز کو چھوڑنا زہد ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے[۲]۔

(۹)۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے بے رغبتی اختیار کرنا ہی زہد ہے[۳]۔

(۱۰)۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ زہد دنیا سے اعراض (withdrawal) کرنے اور اپنی آخرت کی فکر کرنے کا نام ہے[۴]۔

(۱۱)۔ حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک دلہن کی مانند ہے مگر زاہد اپنے محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں اس قدر محو (immersed) ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا کی آراستہ (decorated) صورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا[۵]۔

(۱۲)۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: زہد یہ ہے کہ انسان لمبی لمبی امیدیں نہ لگایا کرے۔ زہد کا یہ مفہوم نہیں کہ انسان ثقیل (کم درجے کی) روزی کھاتا رہے اور عبا پہن لیا کرے[۶]۔

(۱۳)۔ حضرت ابن حفیفؒ فرماتے ہیں کہ اپنے قبضے میں مال کے نکل جانے پر تم سکھ کا سانس لو، تو یہ زہد ہے[۷]۔

(۱۴)۔ حضرت عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے لیے درہم و دینار (مال و دولت) ترک کرنا

۱۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔ صفحہ نمبر ۸۳

۲۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔ صفحہ نمبر ۸۳

۳۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

۴۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۳۶

۵۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۳۶

۶۔ مقاماتِ سلوک از ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن عمیرہ المصری۔ صفحہ نمبر ۶۸

۷۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۳۴

ہی زہد ہے[1]۔

(۱۵)۔ حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہیں کہ زہد ایک فرشتہ ہے جو دنیا کی محبت سے خالی دل میں رہتا ہے[2]۔

(۱۶)۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شر (evil) کو ایک گھر میں رکھ دیا ہے اور اس کی چابی (key) دنیا سے محبت ہے۔ ہر بھلائی (نیکی) ایک گھر میں رکھ کر زہد کو اس کی چابی قرار دیا ہے[3]۔

(۱۷)۔ حضرت شیخ ضیاء الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ زہد دنیا کی حلال چیزوں کو ترک کرنا اور اس کی شہوتوں (lusts) سے علیحدہ ہونا ہے[4]۔

(۱۸)۔ سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ زہد

(i)۔ اللہ تعالیٰ کے ہر مد مقابل (contestant) اور سرکش (rebellious) سے قطع تعلق کر لینا اور

(ii)۔ ہر تعلق کو اللہ عزوجل سے تعلق کے تابع (ماتحت) کر دینا ہے[5]۔

(۱۹)۔ حضرت سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ زہد کی اصل مال و دولت کو ترک اور اس سے علیحدہ ہونا نہیں ہے بلکہ دل کو اس کی محبت سے خالی اور بے نیاز کرنا ہے۔ زاہد وہ ہے جو دنیا کے مال و دولت سے بالکل بے نیاز (indifferent) ہو۔ اس کے پاس خواہ کچھ موجود نہ ہو یا اس کے پاس دنیا کے سارے

---

[1]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

[2]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۳۴

[3]۔ رسالہ قشیریہ از امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیریؒ۔ صفحہ نمبر ۲۰۳

[4]۔ آداب المریدین از شیخ ضیاء الدین سہروردیؒ۔ صفحہ نمبر ۳۶

[5]۔ کشف المحجوب از سید علی ہجویریؒ۔ صفحہ نمبر ۱۴۳

اسباب موجود ہوں، دونوں میں سے کسی حالت میں اس کی کسی چیز میں خرابی نہ آئے۔ کسی چیز کے نہ ہونے سے اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو اور نہ سارے اسباب موجود ہونے سے وہ خود کو دولت مند محسوس کرے۔ گویا کہ دنیا کی دولت کا ہونا یا نہ ہونا اس کے نزدیک برابر ہو[1]۔

(۲۰)۔ خواجہ عبداللہ انصاریؒ فرماتے ہیں کہ زہد تین چیزوں میں ہوتا ہے[2]:

(i)۔ دنیا میں زہد: جو شخص دنیا کا مال و دولت اپنے دشمن پر صرف کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا، وہ اس عالم (دنیا) میں زاہد ہے۔

دنیا میں زہد کی تین نشانیاں ہیں:

(ا)۔ موت کو یاد رکھنا

(ب)۔ اپنی روزی پر قناعت (contentment) کرنا

(ج)۔ درویشوں کے ساتھ محبت رکھنا

(ii)۔ خلق میں زہد: جس شخص کو مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اللہ پاک کے حقوق کی ادائیگی میں سست نہ کرے، وہ خلق میں زاہد ہے۔

خلق میں زہد کی تین نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:

(ا)۔ اللہ پاک کی رضا کو دیکھنا

(ب)۔ اللہ عزوجل کے احکامات (orders) پر ثابت قدمی

(ج)۔ مخلوق کی عاجزی کا خیال رکھنا

(iii)۔ اپنی ذات میں زہد: جو انسان خود کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، وہ اپنی ذات میں

---

[1]۔ آداب المریدین از شیخ ضیاء الدین سہروردیؒ۔ صفحہ نمبر ۳۶

[2]۔ کشف المحجوب از سید علی ہجویریؒ۔ صفحہ نمبر ۸۴

زاہد ہے۔

اپنی ذات میں زہد تین چیزوں سے عبارت ہے:

(ا)۔ شیطان کے مکروفریب کو پہچاننا

(ب)۔ اپنی ذات کی کمزوری کو پہچاننا

(ج)۔ استدراج (مکروفریب اوردھوکہ دہی) کی ظلمت کو پہچاننا

(۲۱)۔ حضرت شیخ ابونجیب ضیاء الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ زہد دنیا کی حلال چیزوں کوترک کرنا ہےاوراس کی شہوتوں (lusts) سےعلیحدہ ہونا ہے[۱]۔

زاہدوں کے تین درجے ہیں:

(ا)۔ بعض زاہد ابتدائی درجہ میں ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے زہد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا 'ہاتھوں کا ملکیت سے اوردلوں کا طمع (لالچ) سے خالی ہونا زہد ہی ہے' اور جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے زہد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا 'زہد یہ ہے کہ جن چیزوں سے زاہد کا ہاتھ خالی ہو ان سے اس کا دل بھی خالی ہو'[۲]۔

(۲)۔ دوسرا گروہ ان زاہدوں کا ہے جن کا زہد تحقیق (ثابت) شدہ ہو۔ان کی صفت وہ ہے جو رویم بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی۔ جب ان سے زہد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا 'ان تمام چیزوں سے جو دنیا میں پائی جاتی ہیں، ان کی خواہش کو ترک کر دینا زہد ہے'۔ دنیا سے زہد اختیار کرنے میں بھی نفس کا مزہ پایا جاتا ہے۔اس لیے کہ زہد کے اندر راحت، تعریف، نیک نامی اور لوگوں کے ہاں جاہ طلبی

۱۔ کشف المحجوب از سید علی ہجویریؒ۔صفحہ نمبر ۸۴

۲۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔صفحہ نمبر ۸۴

(عہدہ کی خواہش) پائی جاتی ہے لہٰذا جو شخص دل سے ان خواہشات نفس سے آزادی اختیار کرے گا وہی حقیقی زاہد کہلائے گا[1]۔

(۳)۔ تیسرا گروہ وہ ہے جس نے یہ معلوم کرلیا اور اُسے یقین ہو گیا کہ اگر تمام کی تمام دنیا جائز طور پر اس کی ملکیت بن جائے اور پھر آخرت میں اس سے اس کا حساب بھی نہ لیا جائے اور ان سے ان انعامات میں جو انہیں اللہ عزوجل کے ہاں ملیں گے، کمی بھی واقع نہ ہوتی ہو اور پھر بھی یہ دنیا سے اللہ تعالیٰ کی خاطر بے نیازی (indifference) اختیار کرے۔ جب یہ لوگ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں تو اپنے زہد سے بھی زہد اختیار کرتے ہیں اور اپنے زہد سے توبہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے زہد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا 'زہد تو غفلت کا نام ہے' اس لیے کہ دنیا 'لاشے' (nothing) ہے اور لاشے سے زہد کرنا غفلت ہے'[2]۔

زہد آخرت کی کنجی اور آتش جہنم سے نجات کا باعث ہے اور زہد ان تمام چیزوں کے ترک کرنے کا نام ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردیتی ہیں:

(۱)۔ بغیر اس کے کہ ان چیزوں کے ترک ہونے پر افسوس ہو۔

(۲)۔ ان چیزوں کے واپس ہونے کا انتظار ہو۔

(۳)۔ اپنے عمل (action) کی خوشامد اور تعریف چاہے۔

(۴)۔ اپنے کام کے عوض (اجر) کا طالب ہو۔

جو اپنے زہد میں سچا ہوگا، دنیا خود بخود اس کی طرف کھینچی چلی آئے گی۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اگر آسمان سے

۱۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔ صفحہ نمبر ۸۴

۲۔ کتاب اللمع فی التصوف از شیخ ابونصر سراجؒ۔ صفحہ نمبر ۸۷

ٹوپی گرتی ہے تو صرف اس شخص کے سر پر گرے گی، خود اس کی تمنا نہ رکھتا ہو۔

زاہد وہ شخص ہے جو آخرت کو دنیا پر، ذلت کو عزت پر، سختی کو آرام و آسائش پر، بھوک کو شکم سیری (پیٹ بھر کھانے) پر، عقبیٰ (آخرت) کی سلامتی کو دنیا کی محبت پر اور توجہ کو غفلت پر ترجیح دے اور اس کا نفس دنیا میں ہو اور اس کا قلب (دل) آخرت میں۔

بہترین زہد، زہد کو چھپانا ہے۔ زاہدِ حقیقی وہ ہے جو اپنے زہد کو چھپائے رکھے اور ہر جگہ ظاہر نہ کرتا پھرے۔ پس وہ افراد جو زہد کو چھپاتے نہیں، شہرت کے پھندے میں جکڑے جا چکے ہیں۔ زہد کا اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ خود کو زاہد کہلانے میں دوسروں کو استعمال کرتے ہیں اور بھاری رقوم خرچ کرتے ہیں ایسے لوگ زاہد نہیں بلکہ ریا کار ہیں۔ جاہ طلبی (عہدے کی طلب) اور ذات و شہرت کی محبت نے انہیں بیمار بنا دیا ہے اور ایسے لوگوں میں تکبر اور نمود نمائش کی بیماری بھی موجود ہوتی ہے۔ یہ لوگ زاہد نہیں بلکہ زاہد نما ہیں، انہوں نے زاہدوں کے لباس میں اپنے آپ کو سجا لیا ہے۔

زہد کے سوا کوئی نیک عمل ایسا نہیں جو تمام نیکیوں کا جامع (inclusive) ہو۔ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ ہم نے تمام اعمال کی اتباع کی، مگر آخرت کے معاملے میں زہد فی الدنیا سے زیادہ موثر (effective) عمل کوئی نہیں پایا۔ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اولین تابعین[1] سے فرمایا کہ تم اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ عمل اور مجاہدہ کرنے والے ہو مگر وہ تم سے بہتر تھے۔ پوچھا گیا کہ وہ

---

[1]۔ تابعین تابعی کی جمع (plural) ہے۔ تابعیؒ سے مراد وہ شخص ہے جس نے صحابی رضی اللہ عنہٗ سے تربیت پائی ہو۔

کیوں؟ فرمایا، وہ دنیا میں تم سے زیادہ زہد کرنے والے تھے[1]۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل (کام) بتائیے کہ جسے میں کرنے لگوں تو میں اللہ تعالیٰ کو پسند آؤں اور لوگوں کو بھی پسند آؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! دنیا کے معاملہ میں زہد اختیار کرلو، تم اللہ تعالیٰ کو پسند آنے لگو گے۔ جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے، اس سے زہد اختیار کرلو، تم لوگوں کو پسند آنے لگو گے[2]۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاف دل اور زبان کا سچا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ زبان کے سچے کو تو ہم پہنچانتے ہیں، لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (پرہیزگار) پاک صاف، جس کے دل میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ بغض، نہ حسد[3]۔

حضرت ابو محمدؒ فرماتے ہیں کہ تمام نیکیوں کو زاہدوں کے ترازو میں ڈال دو پھر بھی ان کے زہد کا ثواب ان کے لیے زیادہ ہوگا۔ کسی کو ہرگز اللہ تعالیٰ کی محبت کی توقع نہیں رکھنی چاہیے جب کہ وہ دنیا سے محبت

۱۔ قوت القلوب از شیخ ابوطالب حارثی المکیؒ۔ صفحہ نمبر ۵۶۱

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم: ۹۸۲

۳۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۱۶

کرنیوالا ہواس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو اس سے بغض (دشمنی) رکھتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کرنے کے بعد اس کی طرف کبھی نظر نہیں فرمائی۔ اس لیے فرماتے ہیں کہ تو پرسکون ہو جا اس لیے کہ تو کوئی چیز نہیں اور آگ میں جا کر برباد ہو جائے گا[1]۔

زندگی میں سب سے کم امید رکھنے والے ہی سب سے زیادہ زاہد ہوا کرتے ہیں اور وہ آئندہ کل کے لیے بھی کچھ جمع کر کے نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ چیز کل تک کے لیے باقی رہنے والی نہیں ہے اور لوگوں میں دنیا کی سب سے زیادہ رغبت (دلچسپی) رکھنے والے سب سے لمبی امید باندھنے والے ہوتے ہیں کیونکہ دنیا میں ان کی دلچسپی بہت زیادہ ہوتی ہے اور زندگی میں طویل امیدوں کی وجہ سے دنیا میں ان کا حرص (لالچ) بڑھتا جاتا ہے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی روشنی میں زہد کے متعلق فرماتے ہیں!

الزهد كلمه بين كلمتين من القرآن :قال الله سبحانه (الكيلا تاسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما اتاكم[2])(ومن لم ياس على الماضى ولم يفرح بالاتى فقد اخذ الزهد بطرفيه)[3]۔

(تمام زہد قرآن مجید کے دو فقروں کے اندر سمٹا ہوا ہے۔ 'جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل

---

[1]۔ قوت القلوب از شیخ ابو طالب حارثی المکیؒ۔ صفحہ نمبر ۵۶۳

[2]۔ سورۃ الحدید: آیت: ۲۳

[3]۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ قصار نمبر ۴۳۹

جائے اس پر خوش نہ ہو۔ لہٰذا جو شخص کوئی چیز ہاتھ سے نکل جانے/ ماضی پر افسوس نہ کرے اور جو چیزیں مل جائیں ان پر مغرور نہ ہو، اس نے سارا زہد سمیٹ لیا ہے)

زہد کا عام تصور، غربت، ناداری، دنیا سے بیزاری اور پھٹے کپڑوں میں محصور کر دیا گیا ہے حالانکہ اسلام میں ایسا نہیں ہے۔ اسلام میں زہد، دولت کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے اور غربت کے ساتھ بھی۔ اسلام کی نگاہ میں ایک دولتمند بھی زاہد ہوسکتا ہے، اگر اس دولت سے غرور پیدا نہ ہو اور بدترین فقیر بھی زاہد ہوسکتا ہے، اگر دنیا کے ہاتھ سے نکل جانے پر غمگین و پریشان نہ ہو۔

حقیقی زہد جس چیز کا نام ہے وہ دراصل ایمان کے بنیادی حقائق پر محنت کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ایک نعمت (blessing) ہے۔ یہ درحقیقت دل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ 'زہد' کا کوئی تعلق آدمی کے 'غریب' یا 'مالدار' ہونے کے ساتھ سرے سے ہے ہی نہیں۔ ایک آدمی ارب پتی ہو کر بھی زاہدِ دنیا اور آخرت کا طلبگار ہوسکتا ہے، جبکہ ایک دوسرا آدمی غریب ہوتے ہوئے بھی دنیا پرست اور آخرت سے غافل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ 'زہد' اور 'دنیا پرستی' کا تعلق سراسر 'ہاتھ' یا 'جیب' کے ساتھ نہیں بلکہ 'دل' کے ساتھ ہے اور آدمی کے مقاصد زندگی کے ساتھ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زہد یہ نہیں ہے، کہ تم کسی چیز کے مالک نہ ہو، بلکہ زہد یہ ہے کہ کوئی تمہارا مالک اور صاحب اختیار نہ ہونے پائے یعنی دولت اور کرسی انسان کے اختیار میں ہے تو انسان زاہد ہے اور اگر انسان ان دونوں کے اختیار میں چلا جائے تو اس کا زہد اور تقوی اسی وقت رخصت ہوجاتا ہے اور اس کے باقی رہنے کا امکان نہیں رہتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد اور دنیا سے دوری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا کو ہمیشہ حقیر، چھوٹا اور پست (lowly) تصور کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سمجھا کہ پروردگار نے اس دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کیلئے فرش قرار دیا ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دل سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس کی یاد کو دل سے بالکل نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینتیں نگاہوں سے اوجھل رہیں۔ وہ دنیا سے بھوکے چلے گئے لیکن آخرت میں سلامتی کے ساتھ وارد ہوئے۔ انھوں نے (تعمیر کیلئے) پتھر پر پتھر نہیں رکھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اپنے پروردگا کی دعوت پر لبیک کہہ دیا۔ پروردگار (Lord) کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان جیسا راہنما عطا فرمایا ہے کہ جس کی پیروی کی جائے اور قائد (role model) دیا ہے کہ جس کے نقش قدم پر قدم جمائے جائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے دل ہٹا لیا تھا اور اس کی یاد تک اپنے ذہن سے مٹا ڈالی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ اس کی سج دھج نگاہوں سے پوشیدہ (چھپی) رہے تا کہ نہ عمدہ لباس پہنیں اور نہ اسے اپنی منزل خیال کریں اور نہ اس میں زیادہ قیام کی امید لگائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خیال نفس سے نکال دیا تھا اور اسے دل سے ہٹا دیا تھا اور نگاہوں سے اوجھل رکھا تھا[1]۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نگاہ ڈالیں تو زہد ہی زہد نظر آتا ہے۔ آخرت کے اندر مقامِ محمود[2] اور

---

[1] ۔ نہج البلاغہ مرتبہ سید شریف الدین رضی۔ خطبہ نمبر ۱۶۰

[2] ۔ مقام محمود جنت کے اعلیٰ ترین مقام کا نام ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔

جنت میں سب سے اونچے محلات کے مالک، تاریخ کا یہ عظیم ترین انسان، یہاں دنیا کے اندر اپنے پھٹے ہوئے لبادے پر خود اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتا ہے اور پھر اس کو خدا کا شکر کر کے پہن لیتا ہے۔ اپنے جوتے کو خود ہی مرمت کر لیتا ہے۔ اپنی بکری کا دودھ خود دھوتا ہے۔ جو کے آٹے سے مسلسل دو روز تک سیر ہونے کا واقعہ اس کی زندگی میں کبھی پیش نہیں آتا۔ ایک چاند گزرتا ہے، پھر دوسرا چاند گزر جاتا ہے، تیسرا چاند نکل آتا ہے، گھر میں چولہا نہیں جلتا۔ چند کھجوریں، کچھ گھونٹ پانی اور پھر خدا کی حمد (praise)، قیام، طویل سجدے اور جہاد میں مشغولیت۔ غزوہ خندق میں اس کے پیروکار پیٹ پر پتھر باندھ کر نکلتے ہیں تو اِس کے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے دیکھے جاتے ہیں۔ خندق کھودتے ہوئے اس کے ساتھی پسینے میں شرابور (بھیگے) ہیں تو یہ بھی پتھر توڑنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

بیت المقدس میں جب عیسائی افواج بے بس ہوگئیں تو صلح کے لئے شرط رکھی کہ خلیفۃ المسلمین (Caliph) خود تشریف لائیں۔ اس وقت کے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی یہ شرط تسلیم کرتے ہوئے جب مسلم افواج کی چھاؤنی میں پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا وہی قمیض پہن رکھا تھا جس پر جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ خلیفہ کے کمانڈر درخواست کرتے ہیں کہ یہ ایک تاریخی موقعہ ہے۔ اس خستہ لباس میں وہ بیت المقدس میں داخل نہ ہوں اور اپنی سواری کی ہیئت (صورت حال) بھی ذرا بہتر کر لیں۔ وہاں بڑی بڑی شخصیات آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھیں گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنو! ہم دنیا کی سب سے ذلیل قوم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی بدولت عزت و سربلندی دی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ عزت اور سربلندی ہم اسلام کے سوا کسی اور چیز میں تلاش نہیں کریں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو عین جوانی میں موت آتی ہے تو ان کی زبان پر یہ کلمات سنے جاتے ہیں: خدایا! تو جانتا ہے دنیا سے میرا لگاؤ اور یہاں رہنے کی خواہش، زمینیں آباد کرنے اور نہریں نکالنے کیلئے نہیں تھی۔ دنیا سے میری رغبت (دلچسپی) اس لئے تھی کہ میں گرم دوپہروں میں روزے کی پیاس میں لذت ڈھونڈوں۔ تنہائی کی گھڑیوں میں عبادت کے لیے محنت کشی کروں۔ علم وذکر کی محفلوں میں شامل ہونے کے لیے سب سے آگے بڑھ کر جگہ پاؤں۔

زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال اور پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلے۔ حلال کمائی کے معاملہ میں بے رغبتی پیدا کرلینا اور کاروبار دنیا میں حصہ نہ لینا زہد کا ایک نہایت غلط تصور ہے۔ حلال کمانا، خدا کے پاکیزہ رزق کی تلاش میں نکلنا اور اس کے لیے صبح سے شام کرنا اور اپنی اس کمائی سے والدین، اہل خانہ کے حقوق پورے کرنا لازم ہے۔ دنیا میں اس مال سے، حسب استطاعت، جہاد اور خدا کے مشن کو بھرپور تقویت دینا زہد ہے۔ اپنی اس مجموعی روش سے اپنی امت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا زہد ہے۔ اسلامی معاشرے کو ایک بیروزگار اور غیر پیداواری معاشرہ نہ رہنے دینا اور مسلم معاشرے کو ایک باعزت، خود کفیل اور ایک غیر دست نگر (non-dependant) معاشرہ بنانے میں مؤثر (effective) سے مؤثر کردار ادا کرنا یہی زہد ہے اور یہی عبادت کی اعلیٰ شکل ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام روانہ فرمایا کہ اپنا (جنگی) لباس اور ہتھیار پہن کر میرے پاس پہنچو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وضو فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ پر اوپر سے لے کر نیچے تک نگاہ ڈالی، پھر ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک لشکر کی کمان دے کر مہم پر روانہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحیح سلامت واپس لائے اور کامیابی و مالِ غنیمت دے اور میں تمہارے مال پانے کے لیے بھی خواہشمند ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں مال پانے کی خاطر اسلام نہیں لایا۔ میں نے اسلام اس لیے قبول کیا ہے کہ مجھے اسلام ہی مرغوب (پسندیدہ) ہے۔ میری خواہش ہے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت و معیت (company) پاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا عمرو، نِعمَ المَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرءِ الصَّالِحِ (اے عمرو!، کیا ہی خوب ہے کہ پاک مال ہو اور نیک آدمی کے ہاتھ میں ہو)[1]۔

زہد دنیا کو رد کر دینا نہیں بلکہ دنیا کو دل میں بٹھانے سے انکار کرنا ہے۔ ورنہ ہم جانتے ہیں نبی علیہ السلام اپنے دور کا سب سے بڑا زاہد ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی مثال ہے۔ آپ علیہ السلام کے مویشی پوری ایک وادی میں آتے تھے۔ مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کا لقب ہی ابوالضیفان علیہ السلام (مہمانوں کا باپ) پڑ گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی اللہ کے ساتھ ساتھ بادشاہ بھی تھے۔ جن کے پاس مال دولت کے ڈھیر تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی زاہد نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پورے نو گھر بسا رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملکیت میں سو بکریاں تھیں۔ سیرت کی کتابوں میں آتا ہے کہ بکریاں سو سے بڑھ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان میں سے کوئی ایک ذبح کر لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخراجات کیلئے فدک میں زرعی زمین کا ایک قطعہ (ٹکڑا) مخصوص تھا۔ گھر میں

[1] مسند احمد۔ جلد ہفتم: رقم: ۸۸۹

بڑی دیر تک کچھ نہیں پکتا تھا تو یہ ہاتھ خالی ہونے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ دل بڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مومنوں کی اس سے کہیں بڑھ کر فکر تھی جتنی کہ خود اپنی یا اپنے اہل خانہ کی فکر ہو سکتی تھی۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ خیرات کر دیتے تھے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھتے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویہ اس روایت سے واضح ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے شمالی طرف چلا جارہا تھا۔ اُحد کا پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کیا: 'ابوذر!' میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو پھر بھی میں ہرگز پسند نہ کروں کہ تیسری رات مجھ پر اس حالت میں آئے کہ اس میں سے ایک اشرفی بھی میرے پاس بچ گئی ہو۔ اگر میں اپنے پاس کچھ رکھوں گا تو وہ صرف قرض لوٹانے کے لیے۔ میں اللہ تعالیٰ کے بندوں (دامن) بھر بھر کر ایسے دائیں اور ایسے بائیں، وہ سارا سونا لٹا دوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر چلے اور بولے: آج جن کی دولت کا حساب نہیں قیامت کے روز وہ غریب نکلیں گے۔ سوائے ان میں سے وہ جو ایسے دائیں اور ایسے بائیں اور ایسے پیچھے مال لٹاتے ہوں۔ مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں[1]۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہم ایسے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی جانتے ہیں جو مشکل سے دو کپڑوں میں ملبوس صفہ پر بیٹھے تھے۔ کاروبار زندگی میں بھی کچھ بہت سرگرم نہیں تھے۔ ان کی زندگی مسجد، علم اور جہاد وغیرہ کی سرگرمیوں تک ہی محدود تھی۔ ان کی گزر صدقات و خیرات وغیرہ پر ہی

---

[1] صحیح بخاری: جلد اول: رقم: ۲۲۸۵

ہوتی تھی۔اسی طرح اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہم ایسے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی دیکھتے ہیں جو کروڑ پتی (millionaire) تھے اور کاروبارِ زندگی میں بھی خوب سرگرم تھے۔کئی کروڑ پتی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فضیلت میں کئی غیر کاروباری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت بلند تر درجے پر فائز تھے۔عشرہ مبشرہ[1] قریب قریب سبھی مالی طور پر مستحکم (sound) تھے۔حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جیسے لاتعداد صحابہ تجارت پر چھائے ہوئے تھے۔مال و دولت کی ریل پیل تھی مگر دل میں خدا بستا تھا اور زبان پر صرف آخرت کا سوال تھا۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، ان کے خزانچی کے پاس ڈیڑھ لاکھ دینار اور دس لاکھ درہم تھے۔اس کے علاوہ اریس وخیبر اور وادی القرٰی میں کچھ زمینیں تھیں جن کی ملکیت دو لاکھ دینار تھی۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ترکہ کا آٹھواں حصہ پچاس ہزار دینار تھا اور پورا ترکہ چار لاکھ دینار ہوئے۔ایک ہزار گھوڑے اور ایک ہزار ملازم/کام کرنے والے مزدور اس کے علاوہ تھے۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے تین لاکھ دینار چھوڑے۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غنی ہونا اتنا مشہور ہے کہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔غرض دنیا ان کے دل میں نہ تھی بلکہ ہاتھ میں تھی۔جب نہ ملی تھی صبر کیا، جب ملی تو شکر کیا۔اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں انہیں فاقے میں مبتلا

---

[1]۔دس عظیم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

فرمایا، یہاں تک کہ ان کے انوار (illuminations) کمال کو پہنچ گئے[1]۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ

چیست دنیا؟، ازخدا غافل بودن نے قماش و نقرہ فرزند و زن

دنیا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا دنیا ہے۔ اچھا لباس، سونا، چاندی اور اولاد و خاندان دنیا نہیں ہے)۔

دنیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ میں تھی نہ کہ دلوں میں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دنیا سے علیحدہ رہتے تھے اور دوسروں کو اپنے نفس پر مقدم رکھتے تھے، اگرچہ خود ان پر فاقہ ہو۔ یہاں تک کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بکری کی سری ہدیہ آئی اور اس نے فرمایا کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ مستحق ہے۔ ان بزرگ نے کسی اور کا نام بتلا دیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لے دیا یوں ایک دوسرے کے پاس بھیجتے رہے یہاں تک کہ سات آٹھ آدمیوں میں گھوم پھر کر پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ آئی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ تبوک میں نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا مال۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سات سو لدے لدائے اونٹ اللہ عزوجل کی راہ میں دے دیئے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش تبوک کے لئے غیر معمولی سامان پیش کیا۔

زہد یہ ہے کہ دنیا آدمی کے ہاتھ میں ہو اور دل میں نہ ہو، چاہے وہ کروڑوں کا مالک کیوں نہ

[1]۔ تدبیر و تقدیر از شیخ ابن عطاء اسکندری اردو ترجمہ از مولانا اشرف علی تھانوی۔ صفحہ نمبر ۱۷-۲۷

ہو۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب دل میں کوئی ایسی برگزیدہ اور اعلیٰ حقیقت بس گئی ہو جس کے ہوتے ہوئے 'دنیا' کے لیے اور دنیا کے 'عظیم مال و متاع' کے لیے آدمی کے دل میں کوئی جگہ نہ ہو۔ غیر معمولی دولت بھی ہوں تو اس کو سمانے کے لیے 'دل' میں نہیں 'ہاتھ' ہی میں جگہ ملے۔ اس صورت حال کی مثال مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں دی ہے:

آب در کشتی، ہلاک کشتی ست　　　　آب اندر زیر کشتی، پستی است

(اگر پانی کشتی کے اندر چلا جائے تو کشتی ڈوب جاتی ہے اگر پانی کشتی کے نیچے رہے تو کشتی محفوظ رہتی یعنی چلتی رہتی ہے)۔

زہد ایک نہایت ہی اعلیٰ حقیقت ہے۔ یہ اس وقت دل میں جاگزیں ہوتی ہے جب انسان خدا کی تعظیم سیکھ لے۔ اللہ عزوجل کی شان جان لے۔ زندگی اور موت کے اصل مالک کی آگہی (awareness) پالے۔ آخرت سے شناسا (conscious) ہو جائے۔

زہد سے آدمی کی نگاہ میں دنیا حقیر (valueless) ہو جاتی ہے، چاہے جتنی بھی ہو۔ دنیا، دل سے بے دخل کر دی جاتی ہے، چاہے 'ہاتھ' میں جتنی بھی ہو۔ ایک چیز کا چھوٹا اور حقیر ہو جانا صرف اس صورت ممکن ہے کہ کوئی اور چیز دل میں اس سے زیادہ عظیم ہونے کا مرتبہ حاصل کر گئی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی شان اور اس کے ساتھ تعلق کے عملی تقاضے ہیں۔

زہد ایک نفسی اور روحانی حالت ہے۔ زاہد کا تعلق معنوی (اخروی) دنیا سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ زندگی کی مادی اور ظاہری چیزوں سے دلچسپی نہیں رکھتا۔ یہ بے توجہی صرف فکر و اندیشہ، احساس اور قلبی لگاؤ ہی میں نہیں ہوتی بلکہ زاہد اپنی عملی زندگی میں بھی سادگی اور قناعت کو اپنا مسلک (Creed) قرار دیتا ہے۔ بناؤ سنگھار اور دنیاوی لذتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

زہد کسی 'مردہ دلی' یا کسی 'محرومیت' کا نام نہیں۔ یہ ایک عالی شان عمل کا نام ہے جو پوری انسانی زندگی اور انسانی نسل کو آخرت کے دھارے میں رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ زہد دنیا کو ترک کرنے، دنیا سے متنفر (Averse) ہونے اور دنیا سے فرار اختیار کرنے کا نام نہیں۔ زہد کا مطلب دنیا سے دست بردار ہونا نہیں بلکہ زہد تو درحقیقت دنیا کو آخرت کے لیے بھرپور استعمال کرنا ہے۔

زہد مسلم معاشرے کی ایک نہایت بامقصد (purposive)، عملی اور ایثار (sacrifice) سے بھرپور اعلیٰ حقیقت ہے نہ کہ دنیا میں 'خدا' کے نام پر پسماندگی، کم دلی، سستی اور کاہلی کا مارا ہوا ایک طبقہ یا ایک تھکا ہارا معاشرہ وجود میں لانے والا کوئی 'مذہبی' طرزِ عمل ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ زہد نہیں ہے بلکہ رہبانیت (monasticism) ہے جو سراسر اسلام کی روح کے خلاف ہے۔

اسلامی زہد کا رہبانیت (monasticism) سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسلامی زہد اور رہبانیت دو مختلف رویے ہیں۔ رہبانیت لوگوں سے قطع تعلق کرنے اور صرف عبادت کی طرف رخ موڑ لینے کا نام

ہے۔ چنانچہ رہبانیت، زندگی اور اجتماعی معاشرہ کی ضد (antithesis) پر استوار ہے اور مخلوق سے کنارہ کشی، گوشہ نشینی، لوگوں سے قطع تعلق اور ہر طرح کی اپنی مسئولیت (جواب دہی) اور ذمہ داریوں سے فرار کا نام ہے۔ اسلامی زہد، دنیاوی لذتوں سے اجتناب (aviodance) کرتے ہوئے سادہ زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اس میں دنیا سے کنارہ کشی نہیں ہوتی۔ ایک کامل زاہد دنیا میں ہی رہتا ہے بلکہ دنیا کو فتح کرتا ہے مگر اس سے دل نہیں لگاتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لا رھبانیّۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا گیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایک گروہ نے مادی زندگی سے منہ موڑ لیا ہے۔ تمام چیزوں سے کنارہ کر کے صرف عبادت کی سمت اختیار کر لی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس عمل کی سخت مذمت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیغمبر ہوں لیکن ایسا نہیں کرتا جیسا کہ تم نے کرنے کی ٹھانی ہے۔

اللہ والوں نے زہد کی تین نشانیاں بتائی ہیں:

(۱)۔ زہد یہ ہے کہ آدمی 'موجود' (available) پر خوش نہ ہو اور 'مفقود' (not-available) پر افسوس نہ کرے[۱]۔ دوسری چیزوں کے معاملہ میں بھی یہ درست ہے، مگر مال و دولت اور عیش و آسائش کے معاملہ میں زہد کا یہ اہم معیار ہے۔

(۲)۔ زہد یہ ہے کہ ہماری ستائش (تعریف) اور مذمت کرنے والے ہماری نگاہ میں برابر ہو جائیں۔ یہ 'جاہ

---

[۱]۔ سورۃ حدید: آیت: ۲۳

(عہدہ)اور مقام (مرتبہ)' کے معاملہ میں زہد ہے۔

(۳)۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں خدا سے کتنا اُنس (محبت) ہے؟ خدا کے ساتھ خلوت (solitude) کی کچھ گھڑیاں گزارنے میں لطف کتنا آتا ہے؟ عبادت میں مٹھاس اور فرماں برداری میں حلاوت (مٹھاس) کہاں تک ہے؟ آخرت کی طرف چلنے میں کتنا سکھ ملتا ہے؟

چند باتیں ایسی ہیں جو زہد اختیار کرنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہیں:

(ا)۔ روز کچھ وقت دنیا کی حقیقت پر غور وفکر میں صرف کرنا چاہیے کہ دنیا تیزی کے ساتھ روپوش ہورہی ہے۔اس کا زوال قریب ہے۔ یہ فانی ہے۔ یہ ناقص اور معیوب (defective) ہے۔ یہ کمتر اور حقیر (valueless) ہے۔اس کی دوڑ میں آدمی کے ہاتھ حسرت کے سوا کوئی چیز نہیں آتی۔ یہ سب کچھ بار بار ذہن میں تازہ کرنا چاہیے اور یہ کہ دنیا کی تلاش پر اللہ عزوجل کی محبت غالب (dominant) رہے۔

(۲)۔ آخرت کی بابت سوچنا ہر وقت کا معمول ہونا چاہیے۔ آخرت کس طرح روز بروز قریب آرہی ہے۔ اس کا آجانا کس قدر یقینی ہے۔اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے باقی رہنا کیسا جاندار (potent) تصور ہے۔اس کی پائیداری کیسی دلکش ہے۔اس کی وسعت کیسی بے اندازہ ہے۔اس کی نعمتیں کیسی پر لطف ہیں اور اس کی صحبتیں کیسی اعلیٰ ہیں۔ یہ سب وہ باتیں ہیں جو بار بار سوچ میں آنی چاہئیں بلکہ ہمیں اسی سوچ میں رہنا چاہیے۔

(۳)۔ موت کا بکثرت تذکرہ کرنا چاہیے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ موت کا تذکرہ دنیا کی لذتوں کو مکدر (distasteful) کرتا ہے۔علامہ محمد اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

موت کے آئینہ میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست　　　　زندگی اور بھی تیرے لیے دشوار کرے

(۴)۔ جنازے کو جاتے ہوئے بڑے غور سے دیکھنا چاہیے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ ہمارے پاس ابھی وہ موقع باقی ہے جو اس شخص کے پاس نہیں رہا۔ یہ مردہ تمنا کرتا ہوگا کہ اسے ایک بار یہاں واپس آنے دیا جائے تا کہ وہ سچے دل سے توبہ کرے۔ یہ موقعہ ہمیں ابھی پوری طرح حاصل ہے۔ یہ دیکھ کر ہم وہ کام کریں جو وہ مردہ اس وقت نہیں کرسکتا۔ سچے دل سے تائب (repentant) ہوجائیں۔ خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو ازسرنو جوڑ لیں۔ زندگی کے اہداف (objectives) اور ترجیحات کا دوبارہ سے جائزہ لے لیں۔ ہمارا وہ رشتہ جو دنیا کے ساتھ ہے اور وہ رشتہ جو آخرت کے ساتھ ہے اس پر پھر ایک نظر ثانی کریں۔

(۵)۔ ہم اپنے گھر میں ہوں یا کسی عزیز کے گھر میں، ان بھلی صورتوں کو ذہن میں لانے کی کوشش کریں جو ان گھروں میں رہتے تھے مگر اب نہیں رہتے۔ اپنے آباء (ancestors) کو تصور میں لائیں جو یہاں بسا کرتے تھے مگر اب ان کا صرف 'ذکر' ہوتا ہے۔ کچھ بھی یہاں سے ان کے ساتھ نہ جا سکا۔ سوائے ان 'اشیاء' کے جن کو ساتھ لے جانے کیلئے باقاعدہ 'تیار' کیا گیا تھا، باقی سب یہیں پڑا ہے۔ اس گھر کی کونسی چیز تھی جو ان کو پیاری نہ تھی؟ لیکن حق یہ ہے کہ اصل جو چیز ان کو 'پیاری' تھی وہ تو وہ ساتھ لے گئے ہیں۔

(۶)۔ ہر وہ چیز جو ہمارے ہاتھ میں ہے، خواہ وہ کتنے بھی اعلیٰ معیار کی ہے، اس کو زوال ہے اور ہمیں صبح شام خود کو اس بات کی یاددہانی کرانی چاہیے۔ بے شک ہم کسی محل میں رہیں، نہایت اعلیٰ گاڑی

استعمال کریں، مگر دن میں ایک آدھ بار اس کو اس نظر سے ضرور دیکھیں کہ محل اور اس میں رہنے والے کا ساتھ چند گھڑیوں کا ہے۔ پھر یہ کسی اور کے پاس ہوگا۔ نہایت خوبصورت گاڑی اور اس کا سوار ہمیشہ اکٹھے نظر نہیں آئیں گے۔

(۷)۔ ہمیں اس شخص کو دیکھنا چاہیے جو ہم سے مال و دولت میں کم ہو۔ اس شخص کو نہیں دیکھنا چاہیے جو ہم سے مال و دولت میں بڑھا ہوا ہو[۱]۔

زہد کی یہ تعبیر ہمیں احادیث اور بزرگوں کی تعلیمات سے ملی ہے۔ جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں زہد کے اعلیٰ علمی اور عملی نمونے پیش کیے ہیں۔ یہ روشن ضمیر لوگ تھے جو ہمارے لیے مشعل راہ (guide) ہیں، میری رائے میں زہد کی اس صحیح تعبیر کو آجکل پھیلانا دو وجہ سے لازم ہے:

(۱)۔ اہل اسلام میں زہد کا غلط تصور رائج ہے۔ یہ اسلام کے نام پر رہبانیت ہے۔

(۲)۔ بہت سے لوگ دنیا کو دل میں بسائے ہوئے ہیں۔ اس کی اندھی تلاش میں اپنی ذات بلکہ اپنے مالک و خالق کو بھی بھول چکے ہیں۔

اس صورت میں لازم ہے کہ ہم دنیا اور اس کی تلاش کے حقیقی تصور کو اجاگر کریں تاکہ ہمارے مزاج میں توازن، روح میں ٹھہراؤ اور روشن ضمیری (inner light) آئے۔

میں نے اپنی مجوزہ خانقاہ کے نصاب کے بارے میں جناب جاوید صاحب سے مشورہ کیا تو انہوں نے صحاح ستہ (حدیث کی چھ بنیادی کتابیں) میں موجود ان ابواب (chapters) کی طرف توجہ دلائی

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۰

جو زہد کے متعلق ہیں۔ جب میں نے ان کے اس مشورہ پر عمل کرنا شروع کیا تو اپنے نفس کی گمراہیوں کے کئی پوشیدہ گوشے سامنے آئے یہ کتاب حدیث کی ان بنیادی کتابوں میں موجود زہد سے متعلق صحیح احادیث کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ہر طبقے اور ہر عمر کے قارئین (readers) کے لیے خدا کے فضل و کرم سے مفید ثابت ہوگی۔

خدائے مہربان سے انتہائی عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو شرف قبول بخشے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم زہد سے اپنی زندگیوں کو سنوار کر اس کے اچھے اور مفید بندے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض ہے کہ یہ کتاب، خدا کے بندوں کو خدا کے قریب لانے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو اور مصنف کے لیے بہانہ مغفرت ہو۔

ظفر اللہ خان

اسلام آباد

نومبر، ۲۰۱۷

كتابُ الزُّہد

۱

زہد کیا ہے؟

۱۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ، وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أُصِبْتَ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے۔ بلکہ زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ دنیا میں مصیبت نہ آئے اور وہ آخرت کے لیے اٹھا رکھی جائے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۰۰)

۲۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ".

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم (انسان) کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی حق نہیں: رہنے کے لیے گھر؛ جسم ڈھانپنے کے لیے مناسب کپڑا؛ روٹی اور پانی کے برتن۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۱۵۸)

۳۔ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم (انسان)! تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن (صدقات و خیرات) میں خرچ کر دو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لیے بدتر (worse) ہوگا۔ ضرورت کے مطابق خود پر خرچ کرنے پر ملامت (condemnation) نہیں کی جائے گی۔ نیز صدقات و خیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت (guardianship) کرتے ہو۔ جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۱۶۰)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! دنیا میں اس طرح رہو، جیسے مسافر رہتا ہے یا جیسے راہ چلتا (مسافر) رہتا ہے اور خود کو قبر والوں میں سے شمار کرو۔ (سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم: ۹۹۴)

۵۔ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِصْرَ يَقُولُ مَا أَبْعَدَ هَدْيَكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَكَانَ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَأَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مصر میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے کتنے دور چلے گئے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور تم دنیا کو انتہائی محبوب وپسندیدہ (beloved) رکھتے ہو۔ (مسند احمد۔ جلد ہفتم: رقم: ۸۹۸)

۶۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: ناز ونعم (luxury) کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ناز ونعم کی زندگی نہیں گذارا کرتے۔ (مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۲۱۶۳)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (غیر ضروری) جائیداد نہ بنایا کرو، ورنہ تم دنیا ہی میں منہمک (مکمل طور پر مصروف) رہ جاؤ گے۔
(مسند احمد۔ جلد دوم: رقم: ۱۶۵۸)

۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّمَا كَانَ أُوتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا قَالَ يَعْلَى فِي الدُّنْيَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر فقیر (poor) اور مالدار (wealthy) کی تمنا ہوگی کہ اسے دنیا میں بقدر گذارہ (ضرورت کے مطابق) دیا گیا ہوتا۔ (مسند احمد۔ جلد پنجم: رقم: ۱۱۵۹)

۲

دنیا کی اصل حقیقت

۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں (اپنا) خلیفہ ونائب بنایا ہے۔ پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۴۲)

۲۔ عَنْ أَبِي خَلَّادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ.

حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اس کو دنیا میں رغبت (inclination) نہیں ہے اور وہ شخص کم بولنے والا بھی ہے، تو اس کی صحبت میں رہو۔ حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم:۴۱۰۱)

۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ کو کوئی ایسا کام بتلایئے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے نفرت کر! اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے نفرت کر! کسی سے دنیا کی خواہش مت کر! لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم:۴۲۰۲)

۴۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اشْتَكَى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَآهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيكَ يَا أَخِي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ مَا أَبْكِي ضِنًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ وَمَا عَهِدَ إِلَيْكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ وَأَمَّا أَنْتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو گئے تو دیکھا وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا! تم کیوں روتے ہو؟ بھائی کیا تم نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی؟ کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی میرے رونے کی وجہ نہیں ہے۔ نہ تو بخل (کنجوسی) کی وجہ سے دنیا کی حرص (لالچ) اور نہ یہ کہ میں آخرت کو برا جانتا ہوں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس میں فرق کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا نصیحت کی تھی؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر ایک کو دنیا میں اسی قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۰۴)

۵۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهِ هَلَكَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا۔ یعنی آخرت کی فکر، تو اللہ تعالی اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا۔ جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے، تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا۔ وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۰۶)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم (انسان)! تو فراغت (freely) سے میری عبادت کر! میں تیرا دل تونگری (contentment) سے بھردوں گا اور تیری مفلسی (غربت) دور کردوں گا۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا، تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیڑوں (problems) سے بھردوں گا اور تیری مفلسی (poverty) دور نہیں کروں گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۰۷)

۷۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا کو (غیر ضروری) پسند کرتا ہے، اس کی آخرت کا نقصان ہوجاتا ہے۔ جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے، اس کی دنیا کا نقصان ہوجاتا ہے۔ تم باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فناء (annihilation) ہوجانے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دو۔ (مسند احمد۔ جلد ہشتم: رقم: ۱۴۷۳)

۸۔ عن عائشة رضى الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اس شخص کا گھر ہے، جس کے لیے (آخرت میں) مال نہیں ہے۔ نیز مال و دولت وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں ہوتی۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد چہارم: رقم: ۱۱۳۷)

۹۔ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ.

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی کوٹھری (چھوٹا کمرہ) کو درست کر رہے تھے، جو کمزور ہو گئی تھی اور گرنے ہی والی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے پوچھا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہماری کوٹھری ہے، جو کمزور ہو گئی تھی۔ ہم اسے درست کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو معاملہ (موت کو) اس سے بھی زیادہ جلدی آنے والا سمجھتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۸۲۴)

۳

زندگی کی حقیقت

۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کھودتے جاتے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے ارشاد فرماتے: اے اللہ عزوجل! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے۔ پس اے اللہ پاک! تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔

(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۱۴)

۲۔ عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا".

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے (rod) جتنی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صبح کو یا شام کو تھوڑا سا چلنا بھی دنیا و مافیہا (دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہے۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۱۵)

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چوکھٹا (square) خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان والے خط (لکیر) کے اس حصے میں جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا، چھوٹی چھوٹی بہت سی لکیریں کھینچیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ یہ جو (بیچ کی) لکیر باہر نکلی ہوئی ہے، وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے، تو دوسری میں پھنس جاتا ہے۔ دوسری سے نکلتا ہے، تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۱۷)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۹۲۰)

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار سے گزرتے ہوئے بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہورہے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں طرف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیڑ کا بچہ چھوٹے کانوں والا، مرا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کان پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا! ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو یہ تمہیں مل جائے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ بھی ہوتا، تو بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے۔ اب تو یہ مردہ حالت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر

(insignificant) ہے، جتنا تمہارے نزدیک یہ مردار (dead) حقیر ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۹۲۱)

٦۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ".

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے، جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر دیکھے کہ اس کی انگلی میں کتنا پانی لگتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۰۸)

٧۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَنَا وَالدُّنْيَا، إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا".

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بوریئے پر لیٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک میں اس کا نشان پڑ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو حکم دیتے، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھونا کر دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو دنیا میں ایسا ہوں، جیسے ایک سوار ایک درخت تلے سایہ کے لیے اتر پڑے۔ پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔
(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۰۹)

۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا، فَقَالَ: "أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ[1] میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا، ایک مردہ بکری پیر اٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک کتنی حقیر ہے؟ خدا کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر بھی اہمیت رکھتی، تو اللہ تعالیٰ کافر کو دنیا میں ایک قطرہ پانی بھی نہ پینے دیتا۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۱۰)

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: "الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ، مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ، وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون (cursed) ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ مگر (سوائے) اللہ تعالیٰ کی یاد اور اللہ عزوجل کے محبوب بندوں اور عالم اور علم سیکھنے والے کے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۱۲)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدُّنْيَا سِجْنُ

---

[1] ذوالحلفیہ مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا: دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۱۱۳)

۱۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: "مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا".

"وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ".

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا ہوں اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ تم انہیں یاد رکھنا:

(i)۔ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقہ یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔

(ii)۔ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھائیں۔

(iii)۔ جو شخص اپنے اوپر بھیک مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے یا اسی طرح کچھ ارشاد فرمایا۔

چوتھی بات یاد رکھو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے:

(i)۔ ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں سے نوازا اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہو، صلہ رحمی کرتا اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو، یہ سب سے افضل ہے۔

(ii)۔ وہ شخص جسے علم تو عطا کیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا۔ وہ صدق دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں (پہلے) شخص کی طرح عمل کرتا۔ ان دونوں (پہلے اور دوسرے) شخصوں کے لیے برابر اجر و ثواب (reward) ہے۔

(iii)۔ ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو۔ اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے۔ دولت کمانے میں خدا سے نہ ڈرے، نہ صلہ رحمی کرے اور نہ ہی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدترین (worst) ہے۔

(iv)۔ ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم۔ اس کی تمنا ہے کہ میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں (تیسرے شخص) کی طرح خرچ کرتا۔ یہ شخص بھی اپنی نیت کا جوابدہ ہے۔ ان دونوں (یعنی تیسرے اور چوتھے) کا گناہ بھی برابر ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۱۴۲)

۴

درہم ودینار کے بندے

۱۔ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے جزیہ (tax) کا مال لے کر آئے۔ انصار نے ان کے آنے کے متعلق سنا اور صبح کی نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانے لگے، تو وہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرائے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ (مال) لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تمہیں خوشخبری ہو! تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ خدا کی قسم! فقر و محتاجی (poverty and dependency) وہ چیز نہیں ہے جس سے میں تمہارے متعلق ڈرتا ہوں۔ بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی۔ تم بھی اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے، جس طرح وہ کرتے تھے۔ (دنیا) تمہیں بھی اسی طرح غافل (oblivious) کر دے گی، جس طرح ان کو غافل کیا تھا۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۲۵)

۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ"، قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: "زَهْرَةُ الدُّنْيَا".

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے بات (وقت) سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لیے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک (glitter)۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۲۷)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: درہم و دینار کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، سیاہ کملی (robe) کے بندے، تباہ ہوگئے۔ اگرانہیں دیا جائے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں اوراگرنہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۶۴۳۵)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ، إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرانسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہش مند ہوگا۔ انسان کا پیٹ مٹی کے سوااورکوئی چیز نہیں بھرسکتی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو(دل سے) سچی توبہ کرتا ہے۔
(صحیح بخاری۔ رقم:۶۴۳۶)

۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُثْرُونَ قَالُوا إِلَّا مَنْ قَالَ هَلَكَ الْمُثْرُونَ قَالُوا إِلَّا مَنْ قَالَ هَلَكَ الْمُثْرُونَ قَالَ حَتَّى خِفْنَا أَنْ يَكُونَ قَدْ وَجَبَتْ قَالَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت زیادہ مال والوں کے لیے خرابی ہے۔ (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہوجاتے ہیں) مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لٹادے (صدقہ کردے) اوراس طرف اوراس طرف اوراس طرف۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں، بائیں، آگےاور پیچھے چاروں طرف اشارہ فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم:۴۱۲۹)

۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْأَكْثَرُونَ هُمُ

الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ: هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں ان کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست (low) ہوگا۔ مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لٹائے (صدقہ کرئے) اور حلال طریقے سے کمائے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۳۰)

۷۔ عَن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا کو (غیر ضروری) پسند کرتا ہے، اس کی آخرت کا نقصان ہوجاتا ہے۔ جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے، اس کی دنیا کا نقصان ہوجاتا ہے۔ تم باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فناء (annihilation) ہوجانے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دو۔ (مسند احمد۔ جلد ہشتم: رقم: ۱۴۷۳)

۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایسا مال جس کی (دنیا میں) زکوۃ ادا نہ کی جاتی ہو، وہ گنجا سانپ بن جائے گا۔ (ایسا سانپ جس کا زہر انتہائی خطرناک ہو، اس کے سر کے بال گر جاتے ہیں)۔ (صحیح بخاری۔ جلد دوم: رقم: ۱۸۴۳)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا

يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جُعِلَ صَفَائِحَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ،

وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ،

وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خزانوں (مال و جائیداد) کا مالک ہو اور اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے۔ (آخرت میں) اس کے سارے خزانوں کو ایک تختے کی صورت میں ڈھال کر جہنم کی آگ میں تپایا (گرم کیا) جائے گا۔ اس کے بعد اس (گرم تختے) سے اس شخص کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ اس دن کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس کے بعد اسے جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔

اسی طرح جو آدمی بکریوں کا مالک ہو لیکن ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ وہ سب قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند حالت میں آئے گا۔ اس کے لیے سطح زمین کو نرم کر دیا جائے گا۔ پھر وہ (بکریاں مالک کو) اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اپنے کھروں (hooves) سے روندیں گی۔ ان میں سے کوئی بکری مڑے ہوئے سینگوں والی یا بے سینگ نہ ہوگی۔ جونہی آخری بکری اسے روندتے ہوئے گذرے گی تو پہلے والی دوبارہ آ جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اس دن کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس کے بعد اسے جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔

وہ آدمی جو اونٹوں کا مالک ہو لیکن ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ وہ سب قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند حالت میں آئیں گے۔ ان کے لیے سطح زمین کو نرم کر دیا جائے گا۔ وہ (اونٹ اپنے مالک کو) کھروں (hooves) سے روند ڈالیں گے۔ جونہی آخری اونٹ (روندتے ہوئے) گذرے گا تو پہلے والا دوبارہ آ جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اس دن کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس کے بعد اسے جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔
(مسند احمد۔ جلد چہارم: رقم: ۴۲۶)

۵

اللہ تعالیٰ کا دوست

۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ اسے استعمال کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا، جس حور کو وہ چاہے پسند کر لے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۶)

۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَتَتْكُمْ وُفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ"، وَمَا يَرَى أَحَدٌ فِينَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ جَاءُوا فَنَزَلُوا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْأَشَجُّ الْعَصَرِيُّ، فَجَاءَ

بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا، ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَشَجُّ، إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے۔ اس وقت کوئی دکھلائی نہیں دیتا تھا۔ خیر ہم اسی حال میں تھے کہ عبدالقیس کے قاصد پہنچ گئے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ ان میں ایک شخص اشج عصری (سر پٹھا) تھا۔ اس شخص کا اصل نام منذر بن عائذ تھا۔ وہ سب کے بعد آیا۔ ایک مقام میں اترا۔ اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بڑے اطمینان اور سہولت سے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں (خوبیاں) ہیں: جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے، ایک حلم (mildness) دوسرا تودۃ (grace)۔

(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۷)

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشج عصری سے ارشاد فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں: جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے، حلم اور حیا۔

(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۸)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: "مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ،

وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی (friend) سے دشمنی کی، اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب (nearness) حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے، جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ)۔

میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے، مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں، تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں۔ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں، اس میں مجھے اتنا تردد (hesitation) نہیں ہوتا، جتنا کہ مجھے

اپنے (اس) مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ موت کو جسمانی تکلیف کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۵۰۲)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ بال (پریشان حال) لوگ ایسے ہیں کہ جن کو دروازوں پر سے دھکے دیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادے۔ (صحیح مسلم۔جلد سوم: رقم:۲۶۸۹)

٦

اللہ تعالیٰ کی یاد

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سات طرح کے لوگوں کو اپنے (عرش کے) سائے میں پناہ دے گا۔ (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے، جس نے تنہائی میں اللہ پاک کو یاد کیا، تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔
(صحیح بخاری۔رقم:٦٤٧٩)

۲۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں، تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٤٨٥)

٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: "يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا فَأَعِدُّوا".

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسوؤں سے مٹی گیلی ہوگئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائیو! اس (قبر) کے لیے تیاری کرو۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ٤١٩٥)

٤۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا".

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کی یاد کرکے رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے، تو رونے جیسی صورت (pretension) بناؤ۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ٤١٩٦)

٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان

بندے کی آنکھ سے اللہ کے ڈر سے آنسو نکلیں، اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ اس کے منہ پر بہیں، تو اللہ تعالیٰ اس (کے جسم) پر دوزخ حرام کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۹۷)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس کے ظن (presumption) کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔ وہ جب مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے، میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے گروہ (group) میں یاد کرے، میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کے) گروہ میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت (انگلی کے برابر) میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔
(صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۲۳۳۱)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف

سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ (جامع ترمذی۔جلداول: رقم:۱۷۰۱)

۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں ایسی ہیں کہ انہیں (جہنم کی) آگ نہیں چھوسکتی۔ایک وہ جو اللہ پاک کے خوف سے روئی۔دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاردی۔ (جامع ترمذی۔جلداول: رقم:۱۷۰۸)

۹۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔
(جامع ترمذی۔جلددوم: رقم:۵۰۱)

۷

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت

۱۔ (عن عثمان)فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ بَنَی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہُ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہُ.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی، تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے اس جیسا ایک گھر بنا دے گا۔

(صحیح مسلم۔رقم:۲۹۷۴)

۲۔ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِی ظِلِّہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ، وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُہُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتَّی یَعُودَ إِلَیْہِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ فَاجْتَمَعَا عَلَی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ، وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ

حَسَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ".

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس روز (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا۔

(i)۔ عادل حاکم

(ii)۔ وہ جوان، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے بڑا ہوا ہو۔

(iii)۔ وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے، تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔

(iv)۔ ایسے دو شخص، جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔

(v)۔ وہ شخص، جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

(vi)۔ وہ شخص جسے حسین و جمیل (خوبصورت) اور اچھے خاندان والی عورت گناہ کے لیے بلائے اور وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(vii)۔ ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۲۰۷)

۳۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ".

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے، اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۷۱۴)

۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جا اسے بتا دے۔ وہ اسے جا کر ملا اور کہا کہ میں اللہ پاک کے لیے تم سے محبت کرتا ہوں۔ دوسرے نے جواب دیا کہ تجھ سے وہ ذات (اللہ تعالیٰ) محبت کرے، جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔ (سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۷۱۵)

۵۔ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمْصَ فَإِذَا فِيهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ بَرَّاقُ الثَّنَايَا سَاكِتٌ فَإِذَا امْتَرَى الْقَوْمُ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَعَ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا ثُمَّ هَجَّرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَسَكَتَ لَا يُكَلِّمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَاحْتَبَيْتُ بِرِدَاءٍ لِي ثُمَّ جَلَسَ فَسَكَتَ لَا يُكَلِّمُنِي وَسَكَتُّ لَا أُكَلِّمُهُ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ قَالَ فِيمَ تُحِبُّنِي قَالَ قُلْتُ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُبْوَتِي فَجَرَّنِي إِلَيْهِ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَبْشِرْ إِنْ كُنْتَ

صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ.

حضرت ابوادریسؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما تھے۔ ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔اس کا رنگ کھلتا ہوا (خوبصورت)، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے۔ جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ (نوجوان) کوئی بات کہہ دیتا تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر (last world) سمجھتے تھے۔ (مجھے) بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون (pillar) کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے۔انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار[1] کر خاموشی سے بیٹھ گئے۔ میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا، بخدا! میں اللہ پاک کے جلال (glory) کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے قسم دے کر پوچھا، کیا واقعی (really)؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن (قیامت) اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے، جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی۔ ان کی نشست گاہ (بیٹھنے کی جگہ) اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین وشہداء رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان پر رشک کریں گے۔ (مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۲۱۴۰۰)

---

[1]۔ گوٹ مارنا ایک خاص طرح بیٹھنے کے طریقے کو کہتے ہیں، جس میں اکڑوں بیٹھ کر کولھوں (Hips) کو زمین پر ٹیک کر، کپڑے یا ہاتھوں کے ذریعے دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹ کے ساتھ ملالی جاتی ہیں۔

۸

اللہ تعالیٰ کا پیار

۱۔ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَائَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں (موجود) تھے کہ اسی دوران ان کا بیٹا عمر آیا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا، تو فرمایا کہ میں سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جب وہ اترا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ اونٹوں اور بکریوں میں رہنے لگے ہیں؟ لوگوں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ ملک کی خاطر جھگڑ رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ خاموش ہو جا! میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پیار کرتا ہے جو پرہیزگار اور غنی ہے اور ایک کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے۔
(صحیح مسلم۔رقم:۲۹۶۵)

۲۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ".

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

(i)۔ تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں۔

(ii)۔ کوئی پرہیزگاری، حرام سے بچنے کے برابر نہیں ہے۔

(iii)۔ کوئی حسب (ancestry)، اچھے اخلاق کے برابر نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۱۸)

۳۔ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ".

حضرت عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا، یہاں تک کہ وہ برائی والے کام سے بچنے کے لیے برائی کے شک وشبہ والے کام بھی چھوڑ دے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۱۵)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ"، قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ

نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ، قَالَ: "هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاف دل اور زبان کا سچا۔ لوگوں نے کہا! زبان کے سچے کو تو ہم پہنچانتے ہیں، لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! (پرہیز گار) پاک صاف، جس کے دل میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت (rebellion)، نہ بغض (rancor) اور نہ حسد (jealousy)۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۱۶)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو پرہیز گاری اختیار کر، سب سے زیادہ عابد (worshiper) شمار ہوگا۔ تو قناعت کر، سب سے زیادہ شاکر (grateful) ہوگا۔ تو لوگوں کے لیے وہی پسند کر، جو اپنے لیے چاہتا ہے، مومن ہوگا۔ اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کر، تو مسلمان ہوگا۔ ہنسا کم کر، زیادہ ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۱۷)

۶۔ عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ.

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ ایک کے بعد دوسرے وفات پا جائیں گے۔ اس کے بعد دنیا میں جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ پاک کو ذرا بھی پروانہ ہوگی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۳۴)

۷۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب (ancestry)، مال ہے اور کرم، تقویٰ ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۱۹)

۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً، وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةً، لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں، اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سی آیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا.

(یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ پاک اس کے لیے گزر بسر کی ایک راہ نکال دے گا)۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۲۰)

۹

اللہ تعالیٰ کی زیارت

۱۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ".

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر انسان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان (translator) نہیں ہوگا۔ پھر وہ (انسان) دیکھے گا، تو اسے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو شخص اس آگ سے بچنا چاہے، وہ راہ خدا میں خیرات (صدقہ) کرتا رہے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۳۹)

۲۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ". قَالَتْ عَائِشَةُ: أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: "لَيْسَ ذَاكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ملنے سے مراد موت نہیں بلکہ جب ایماندار آدمی کو موت آتی ہے، تو اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی (رضا) اور اس کے ہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی، جو اس کے آگے (اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لیے) ہوتی ہے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔

جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے، تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ اس وقت اس کے دل میں کوئی چیز اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی، جو (سزا) اسے ملنے والی ہوتی ہے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۰۷)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا،

قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذًا،

قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں دوپہر

کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو، سورج دیکھنے میں کوئی مشقت (محنت ومشکل) ہوتی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں چودہویں رات کے چاند کو دیکھنے میں، جب بادل نہ ہوں، کوئی مشقت ہوتی ہے؟ قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں کسی قسم کا پردہ/رکاوٹ نہیں ہوگی۔ سوائے اس کے کہ جتنا تمہیں سورج اور چاند میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں حجاب (رکاوٹ) ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا! اے فلاں، کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی؟ تجھے سردار نہیں بنایا؟ تجھے جوڑا نہیں بنایا؟ گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر (تابع) نہیں کیے؟ کیا میں نے تجھے ریاست اور آرام کی حالت (جگہ) میں نہیں چھوڑا؟ تو ان سے چوتھائی حصہ لیتا تھا۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! اللہ عزوجل فرمائے گا، کیا تو خیال کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ عرض کرے گا نہیں! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا، میں بھی تجھے بھلا دیتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے سے ملاقات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی اسی طرح سے فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! میں تجھ پر، تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ وخیرات کیا۔ اس سے جس قدر ہوسکے گی وہ اپنی نیکی کی تعریف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا! تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پھر اسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے (سوچے) گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا، بولو! پھر اس کی رگ، اس کا گوشت اور اس

کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گے۔ یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ کسی نفس کی طرف سے کوئی عذر (بہانہ) قائم نہ ہوسکے۔ یہ منافق آدمی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۹۴۱)

۴۔ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمام جنت والے جنت میں چلے جائیں گے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو؟ وہ جنتی عرض کریں گے کہ اے اللہ تعالیٰ! کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنے درمیان سے پردے اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ ان (جنتیوں) کو اس دیدار سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہوگی۔ (صحیح مسلم۔رقم:۴۴۹)

۵۔ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ".

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ایسی

ہوں گی کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے تمام برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ لوگوں کے درمیان اور اس کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت میں دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے چہرے پر چادر کبریائی (highness) کے سوا کوئی چیز حائل (obstacle) نہ ہوگی۔ (صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۷۴۳۳)

۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ. وَمَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا".

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟" قُلْنَا: لَا. قَالَ: "كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ.

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. وَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرُ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعَ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

حضرت سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ میں نے پوچھا، کیا جنت میں بازار ہوں گے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں۔ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے۔ پھر دنیاوی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو وہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ ان (جنتیوں) کے لئے اس (اللہ پاک) کا عرش ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کے لئے منبر (تخت) بچھائے جائیں گے۔ جو نور، موتی (pearls)، یاقوت (rubies)، زمرد (aquamarine)، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی (اگرچہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا) بھی مشک (musk) اور کافور (camphor) کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے (تاکہ غمگین نہ ہوں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم اللہ تعالیٰ کو

دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں۔ کیا تمہیں سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل یا تردد (inconvenience and uncertainty) ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں مشکل وتردد میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ بلکہ اس محفل میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ (direct) اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے کہ اے فلاں بن فلاں تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں دن اس طرح کہا تھا۔ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ پاک! کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت (vastness) ہی کی وجہ سے تو تم اس منزل پر پہنچے ہو۔

اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی (cloud) ڈھانپ لے گی۔ ان پر ایسی خوشبو کی بارش ہوگی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ! جو میں نے تمہارے لیے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی، جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید وفروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ (جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۴۵۱)

۱۰

اللہ تعالیٰ توبہ پسند کرتا ہے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ پر ایسا ہی خوش ہوتا ہے، جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز مل جانے سے خوش ہوتا ہے۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۴۷)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو

کہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ وہ تمہیں معاف فرما دے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۴۸)

۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا، حَتَّى إِذَا أَعْيَى تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا، فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ".

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے پر، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کا ایک اونٹ بے آب ودانہ (بغیر پانی اور خوراک والے) جنگل میں کھو جائے۔ وہ اس کو ڈھونڈتا رہے۔ یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے۔ یہ سمجھ کر کہ اب مرنے میں کوئی شک نہیں۔ پانی اور سب کچھ اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں۔ اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے، تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۴۹)

۴۔ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۵۰)

۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى،

يَقُولُ: يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ، فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ، وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ، فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ، وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ، فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ، فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ،

وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا، فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي لَمْ، يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي، لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا، فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ، مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ عَطَائِي كَلَامٌ، إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ".

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم سب گنہگار ہو، مگر (سوائے اس کے) جس کو میں بچا لوں۔ تم مجھ سے بخشش مانگو! میں تم کو بخش دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی جانے (ایمان رکھے) کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی طاقت ہے۔ پھر مجھ سے میری قدرت کی وجہ سے بخشش چاہے، تو میں اس کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، مگر (سوائے اس کے) جس کو میں راہ دکھاؤں۔ تم مجھ سے ہدایت کی راہ مانگو! میں تم کو راہ دکھاؤں گا۔ تم سب محتاج ہو، مگر (سوائے اس کے) جس کو میں مالدار کروں۔ تم مجھ سے مانگو! میں تم کو روزی دوں گا۔

تم میں جو زندہ ہیں، جو مر چکے ہیں، اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک اور سب مل کر، اس بندے کی طرح ہو جائیں، جو میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے، تو میری سلطنت (کائنات) میں ایک ذرہ برابر اضافہ نہ ہوگا۔ اگر یہ سب مل کر، اس بندے کی طرح ہو جائیں، جو میرے بندوں میں انتہاء کا بدبخت ہے، تو میری سلطنت میں مچھر کے ایک پر اور بازو کے برابر کمی نہیں آسکتی۔ اگر تم میں سے جو زندہ ہیں، جو مر چکے ہیں، اگلے اور پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر، جہاں تک ان کی آرزو پہنچے، جہاں تک ان کا خیال بلند پروازی کرے، مجھ سے مانگیں، تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے۔ پھر اس کو نکال دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور میرا دینا، صرف کہہ دینا ہے۔ جہاں میں نے کوئی بات چاہی، اس سے کہتا ہوں ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۵۷)

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو پسند کرتا ہے جو آزمائش (گناہ) میں مبتلا ہونے کے بعد توبہ کر لے۔

(مسند احمد۔ جلد اول: رقم: ۵۷۱)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ

اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے نے گناہ کیا۔ پھر عرض کیا: اے اللہ پاک! میرے گناہ کو معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا۔ پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر مواخذہ (accountability) بھی کرتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور عرض کرتا ہے، اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا۔ پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت (accountability) بھی کرتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو عرض کرتا ہے، اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا۔ پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے تو جو چاہے کر، میں نے تجھے معاف کر دیا۔
(صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۲۴۸۵)

۱۱

اللہ تعالیٰ کو صبر پسند ہے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: "مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الْجَنَّةُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے جس مومن بندے کی کوئی عزیز (پسندیدہ) چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرئے، تو اس کا بدلہ میرے پاس جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۲۴)

۲۔ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ

حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ: "أَنْفِقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ".

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا (سوال کیا)۔ جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے عطا کیا۔ یہاں تک کہ جو مال، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہو گی، میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے غیب سے دے گا۔ جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر دے گا۔ جو بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے بے پروا کر دے گا۔ صبر سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تمہیں نہیں ملی۔

(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۰)

۳۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ".

حضرت مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ کو (اللہ تعالیٰ نے جو خاص صلاحیتیں بخشی تھیں، مثلاً شجاعت، سخاوت، فہم وفراست، وغیرہ، ان کی وجہ سے ان کا) خیال تھا کہ جو (غریب اور کمزور قسم کے مسلمان ان چیزوں میں) ان سے کمتر (lesser) ہیں، وہ ان کے مقابلہ میں فضیلت اور برتری رکھتے ہیں۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کے اس خیال اور حال کی اصلاح کے لیے) ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری جو مدد ہوتی ہے اور تمہیں جو نعمتیں ملتی ہیں، وہ

(تمہاری صلاحیتوں اور قابلیتوں کی بنیاد پر نہیں ملتیں، بلکہ) تم میں جو بیچارے کمزور (helpless) اور خستہ حال (غریب) ہیں، ان کی برکت اور ان کی دعاؤں سے ملتی ہیں۔
(صحیح بخاری۔جلد دوم۔رقم:۱۱۶)

۴۔ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔ یہ بات مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے شکر کیا، تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔ اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا، تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:۳۰۰۳)

۵۔ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ.

كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ

أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ،

وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ،

فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ،

فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ،

ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ،

فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ،

فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ

دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا۔ جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں، تاکہ میں اسے جادو سکھا سکوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیے، جادوگر کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ لڑکا چلا، تو راستے میں اس کی ملاقات ایک راہب (monk) سے ہوئی۔ وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا، جو اسے پسند آئیں۔ پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا، تو اس کے پاس بیٹھتا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس دیر سے آتا، تو وہ جادوگر اس لڑکے کو مارتا۔ اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی۔ راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو، تو کہہ دیا کرو کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا۔ جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو، تو کہہ دیا کرو کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

اس دوران ایک خوفناک درندے (beast) نے لوگوں کا راستہ روک لیا۔ جب لڑکا اس طرف آیا، تو اس نے کہا: میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل (best) ہے یا راہب۔ پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ! اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے، تو اس درندے کو مار دے، تاکہ لوگ گزر سکیں۔ پھر اس درندے کو پتھر مار کر قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا۔ راہب نے اس لڑکے سے کہا، اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے۔ کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو

بہت جلد ایک مصیبت/تکلیف میں مبتلا کر دیا جائے گا، پھر کسی کو میرا نہ بتانا۔

وہ لڑکا مادرزاد (born) اندھے اور کوڑھی (leper) کو صحیح کر دیتا تھا، بلکہ لوگوں کی ساری بیماریوں کا علاج بھی کر دیتا تھا۔ بادشاہ کا ایک ہم نشین (درباری) اندھا ہوگیا۔ اس نے لڑکے کے بارے میں سنا، تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو، تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں، وہ سارے تمہارے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا کہ میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفاء تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفاء دے دے۔ پھر وہ (درباری) اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرما دی۔

پھر وہ (درباری) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا، جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تیری بینائی کس نے واپس لوٹا دی؟ اس نے جواب دیا کہ میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا، کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ (نعوذ باللہ)۔ ہم نشین (درباری) نے جواب دیا کہ میرا اور تیرا رب، اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر بادشاہ اس (درباری) کو پکڑ کر عذاب دینے لگا، تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں بتا دیا۔ پھر جب وہ لڑکا آیا، تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا: اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادرزاد (born) اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے جواب دیا کہ میں تو کسی کو شفاء نہیں دیتا، بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا۔ یہاں تک کہ اس نے بادشاہ کو راہب کے بارے میں بتا دیا۔

راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنا مذہب چھوڑ دے۔ راہب نے انکار کر دیا۔ پھر بادشاہ نے آرا

(saw) منگوایا اور راہب کے سر پر رکھ کر، اس کے دوٹکڑے کر دیے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشین (درباری) کولایا گیا۔اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنا مذہب چھوڑ دے۔اس نے بھی انکار کر دیا۔بادشاہ نے اس کے بھی آرے سے چیر کر دوٹکڑے کروادیئے۔پھراس لڑکے کو بلوایا گیا۔اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنا مذہب چھوڑ دے۔اس نے بھی انکار کر دیا۔

بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا، اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ۔اسے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ، اگر یہ اپنا مذہب چھوڑ دے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کرے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے،تو اس لڑکے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ! تو مجھے ان سے کافی ہے۔جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پہاڑ پر فوراً زلزلہ آیا،جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کو کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا، اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔بادشاہ نے پھراس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا، اگر یہ اپنے مذہب کو نہ چھوڑے تو اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر،سمندر کے درمیان میں پھینک دینا۔بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے۔اس لڑکے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔پھروہ کشتی بادشاہ کے ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سب غرق ہو گئے (وہ لڑکا بچ گیا)۔لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بھی بچالیا ہے۔

پھراس لڑکے نے بادشاہ سے کہا،تو مجھے قتل نہیں کرسکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرو! جس طرح کہ میں تجھے بتاؤں۔بادشاہ نے کہا، وہ کیسے؟ اس لڑکے نے کہا، سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو

اور مجھے سولی (پھانسی) کے تختے پر لٹکاؤ۔ پھر میرے ترکش (quiver) سے ایک تیر کو پکڑو! اس تیر کو کمان (bow) میں رکھو اور کہو، اس اللہ تعالیٰ کے نام پر جو اس لڑکے کا رب ہے۔ پھر مجھے تیر مارو! اگر تم اس طرح کرلو، تو مجھے قتل کر سکتے ہو۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا۔ پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا۔ اس تیر کو کمان میں رکھ کر کہا، اس اللہ تعالیٰ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔ پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا، تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ، تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا۔ (میدان میں) موجود لوگوں نے کہا! ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔

بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا، تجھے جس بات کا ڈر تھا، اب وہی ہو گیا ہے۔ لوگ ایمان لے آئے۔ پھر بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں (کناروں) پر خندق کھودنے کا حکم دیا۔ پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا، جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا، تو میں اسے خندق میں ڈلوادوں گا۔ (انکار کرنے والوں کو) خندق میں ڈال دیا گیا۔ یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی، تو اس عورت کے بچے نے کہا، اے امی جان! صبر کر، کیونکہ تو حق پر ہے۔

(صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۱۴)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: " مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث قدسی[۱] نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کردی (اندھا کردیا) اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی، تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۲۱۸)

۱۔علم حدیث کی اصطلاح میں 'حدیث قدسی' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب اس روایت کو کہتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں۔یعنی ایسی حدیث جس کی سند اللہ تعالیٰ تک بیان کی جاتی ہے۔

۱۲

رحمتِ رب رحیم

۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا، وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ".

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا، اسی دن سو رحمتیں بھی پیدا کیں۔ ان سو رحمتوں میں سے ایک رحمت زمین میں بھیجی۔ اسی (ایک رحمت) کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحم کرتی ہے۔ جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ (باقی) ننانوے رحمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اٹھا رکھا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۹۴)

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ". فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ، وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُّورَهَا، وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا، فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّورِ، تَنَحَّتْ بِهِ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: "بَلَى". قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: "بَلَى". قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ،

فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جہاد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے اپنا تنور گرم کر رہی تھی۔ جب تنور سے دھواں نکلا، تو اس نے اپنے بیٹے کو پیچھے (دھکیل) دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر پوچھنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں۔ اس نے کہا، میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! مجھے یہ بتایئے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک۔ وہ بولی، کیا اللہ تعالیٰ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ ہے، جو وہ اپنے بچہ پر کرتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک۔ پھر اس نے کہا، بچہ جتنا بھی شرارتی اور نافرمان ہو، ماں اسے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر جھکا کر روتے رہے۔ پھر سر اٹھایا اور اس عورت کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی بھی عذاب نہ دے گا، مگر (ان کے سوا) کہ جو سرکش (rebellious) ہوں اور اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے سے منکر ہوں۔ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں بخش دے۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۹۷)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ"، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شقی (vicious) کے سوا کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! شقی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا بندہ جس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی بندگی نہ کی ہو۔ کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور کبھی کوئی گناہ چھوڑا نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۹۸)

۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ، قَالَ: فَلَمَّا حُضِرَ، قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ، قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا، فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ، فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا، فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي، ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي، فَفَعَلُوا،

فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَبْدِي، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ، قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور اولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا، تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ باپ کی حیثیت سے میں نے خود کو کیسا ثابت کیا؟ لڑکوں نے جواب دیا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے۔ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دے گا۔ (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) جب میں مر جاؤں، تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں، تو مجھے پیس دینا۔ جس دن ہوا تیز ہو، تو مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس (وصیت) پر وعدہ لیا۔

چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا! چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا۔ پھر فرمایا! میرے بندے! یہ جو تو نے کیا کرایا ہے، اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا!
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۸۱)

۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس (عیادت کے لیے) گئے۔ وہ (جوان) مر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو باتیں جس بندے کے دل میں ایک وقت میں جمع ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ دے گا، جو اس کو امید ہوگی۔ جس سے (بندہ) ڈرتا ہے، اس سے اسے محفوظ (safe) رکھے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۶۱)

۱۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَائَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی:

(i)۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ii)۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری عافیت (سلامتی) کے پلٹ جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(iii)۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے اچانک مصیبت آجانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(iv)۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۳۹)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ

مِنْ صَلَاتِهِ.

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِي وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ.

- اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ.

- اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ.

- اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

- اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ.

- اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ.

- اللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ.

- اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي.

- اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا.

- سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ.

- سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ.

- سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ.

- سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ.

- سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ.

- سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز تہجد کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

۔ اے پروردگار! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے۔ میرے کام کو جامع بنادے۔ اس کی برکت سے میری پریشانی دور کر دے۔ میرے غیبی کاموں کو اس سے سنوار دے۔ میرے موجودہ درجات کو بلند کر دے۔ مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا۔ میری الفت (محبت) لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا۔

۔ اے پروردگار! مجھے ایسا ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت عطا فرما کہ اس سے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔

۔ اے پروردگار! میں تجھ سے عطا میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا سوال کرتا ہوں۔

۔ اے میرے پروردگار! میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور میرا عمل ضعیف (کمزور) ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے امور (معاملات) کو درست کرنے والے، اے سینوں کو شفاء عطا کرنے والے میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندروں کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے۔ ہلاک کرنے والی قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔

۔ اے پروردگار! جو بھلائی میری عقل میں نہ آئے، میری نیت اور سوال بھی اس وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے کسی بندے کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔

۔ اے پروردگار! اے اللہ! بڑی قوت والے اور اچھے کاموں والے، میں تجھ سے وعید

(قیامت) کے دن امن چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے ہمیشہ کے لیے تیرے مقرب بندوں، تیرے کلمہ گو بندوں، تیرے آگے جھکنے والے بندوں، تیرے سامنے سجدہ کرنے والے بندوں، تیرے وعدہ واقرار کے پابند بندوں کے ساتھ جنت میں جانے کی دعا مانگتا ہو۔

۔ (اے رب!) تو رحیم ہے (رحم کرنے والا) تو ودود ہے (محبت فرمانے والا) تو (بااختیار ہے) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۔ اے پروردگار! تو ہمیں ہدایت دینے والا بنا مگر ایسا جو خود بھی ہدایت یافتہ ہو جو نہ خود گمراہ ہو، نہ دوسروں کو گمراہ بنانے والا ہو۔ تیرے دوستوں کے لیے صلح جو ہو اور تیرے دشمنوں کے لیے دشمن۔ جو شخص تجھ سے محبت رکھتا ہو ہم اس شخص سے تجھ سے محبت رکھنے کے سبب محبت رکھیں۔ جو شخص تیرے خلاف کرے ہم اس شخص سے تجھ سے دشمنی رکھنے کے سبب دشمنی رکھیں۔

۔ اے اللہ! یہ ہماری دعا و درخواست ہے اور اس دعا کو قبول کرنا تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یہ ہماری کوشش ہے۔ بھروسہ بس تیری ہی ذات پر ہے۔

۔ اے اللہ! تو میری قبر میں نور (روشنی) کر دے۔

۔ اے اللہ! تو میرے دل میں نور بھر دے۔

۔ اے اللہ! تو میرے آگے اور سامنے نور پھیلا دے۔

۔ اے اللہ! تو میرے پیچھے نور کر دے، میرے آگے اور سامنے نور پھیلا دے۔

۔ اے اللہ! تو میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے دائیں بھی نور کر دے۔ میرے بائیں بھی نور

کر دے۔ میرے اوپر اور نیچے بھی نور کر دے۔ میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں بھی نور کر دے۔ میرے بالوں میں اور میری کھال (جلد) میں بھی نور کر دے۔ میرے گوشت میں اور میرے خون میں بھی نور کر دے۔

- اے اللہ! میرا نور بڑھا دے۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور بنا دے۔
- وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات سے مخصوص کر دیا۔
- پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور مکرم (بڑھائی/عزت والا) ہوا۔
- پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں۔
- پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا۔
- پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا۔
- پاک ہے وہ جلال اور برزگی والا۔ (جامع ترمذی۔جلد دوم: رقم: ۱۳۷۲)

۳۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساکثر یہ دعا پڑھتے تھے

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائیاں عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائیاں عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ (سنن ابوداؤد۔جلد اول: رقم: ۱۵۱۵)

۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ لَنَا قَالَ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حق میں دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا فرمائی:

اے پروردگار! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما۔ ہم سے راضی ہوجا۔ ہماری عبادات قبول فرما۔ ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔
(سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم: ۲۱۶۷)

۱۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا،

فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ: ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ،

فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ،

فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ،

فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ، فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ، إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ". وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: عِنْدَ هَذَا، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی شفاعت (intercession) لے جائیں تو ممکن ہے کہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں۔

چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے! آپ علیہ السلام ہی وہ بزرگ نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ آپ علیہ السلام کے اندر اپنی چھپائی ہوئی روح، پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا، تو انہوں نے آپ علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ آپ علیہ السلام ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں۔ وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں ہوں۔ پھر وہ اپنی لغزش (بھول چوک) یاد کریں گے اور کہیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ سب سے پہلے رسول علیہ السلام ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں

ہوں۔ وہ اپنی لغزش (خطا) کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل (سچا دوست) بنایا تھا۔لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے،لیکن وہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔

لوگ میرے پاس آئیں گے۔اس وقت میں اپنے رب سے (شفاعت کی) اجازت چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا، مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو! مانگو! دیا جائے گا کہو! سنا جائے گا، شفاعت کرو! شفاعت قبول کی جائے گی۔اس وقت میں اپنے رب کی ایسی حمد وثنا (تعریف) بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد (تعداد) مقرر کر دی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا، تیسری یا چوتھی مرتبہ،جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے،جنہیں قرآن نے روکا ہے (یعنی جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن میں وضاحت کے ساتھ ہے)۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۵۶۵)

۲۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ

وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ".

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہیں دی گئی تھیں۔

(i)۔ ایک ماہ کی دوری سے بذریعہ رعب میری مدد کی گئی۔

(ii)۔ پوری زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔ یہ اجازت مل گئی کہ میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں (نماز) پڑھ لے۔

(iii)۔ میرے لیے غنیمت کے مال[1] حلال کر دیئے گئے۔

(iv)۔ دیگر ابنیاء علیہم السلام خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔

(v)۔ مجھے شفاعت (کی اجازت) عنایت فرمائی گئی ہے۔ (صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۴۳۰)

۳۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا، أَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا، فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی علیہ السلام کی ایک دعا

---

[1]۔ وہ مال جو دشمن دوران جنگ میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ جائے۔

قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی اور قبول بھی ہوگئی۔ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کرلی ہے۔(صحیح بخاری۔جلد سوم: رقم:۱۲۵۵)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول کی جاتی ہے۔ ہر نبی علیہ السلام نے جلدی کی کہ اپنی اس دعا کو مانگ لیا ہے۔ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال رکھا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری شفاعت میری امت کے ہر اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ (صحیح مسلم۔جلد اول: رقم:۴۹۱)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: "لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کے دن، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرا بھی خیال تھا کہ یہ بات تم سے پہلے اور

کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ حدیث کے لینے کے لیے میں تمہاری بہت زیادہ حرص (خواہش) دیکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت (intercession) کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے خلوص دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق) کہا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۷۰)

۱۵

عبادت کا صلہ

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: "مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ،

وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ جن جن عبادتوں

سے میرا قرب (nearness) حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے، جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ)۔

میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے، مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں، تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں۔ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں، اس میں مجھے اتنا تردد (hesitation) نہیں ہوتا، جتنا کہ مجھے اپنے (اس) مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ موت کو جسمانی تکلیف کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۵۰۲)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر عمل پیرا ہونے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی عبادت کرو، شرک مت کرو، فرض نماز قائم کرو،

فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ دیہاتی کہنے لگا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس میں اپنی طرف سے کبھی کمی بیشی نہیں کروں گا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ اسے دیکھ لے۔ (مسند احمد۔ جلد چہارم: رقم: ۱۳۳۸)

۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ".

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خادم جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے۔ اپنے مالک کی خیر خواہی (sincerity) اور تابعداری (obedience) کرتا ہے۔ واجبات (duties) ادا کرتا ہے تو اس کے لیے دوگنا اجر (reward) ہے۔ (صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۲۴۴۶)

۴۔ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی رغبت دیتے تھے لیکن سختی کے ساتھ حکم نہیں فرمایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کے لیے کھڑا ہوا۔ اس کے

پچھلے (سابقہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (سنن نسائی۔جلد دوم: رقم:۱۰۶)

۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ".

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔اس روز (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا:

(i)۔ عادل حاکم

(ii)۔ وہ جوان، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے بڑا ہوا ہو۔

(iii)۔ وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے،تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔

(iv)۔ ایسے دو شخص، جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔

(v)۔ وہ شخص، جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

(vi)۔ وہ شخص جسے حسین وجمیل (خوبصورت) اور اچھے خاندان والی عورت گناہ کے لیے بلائے اور

وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(vii)۔ ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۲۰۷)

۶۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نوجوان سے خوش ہوتا ہے جس سے جوانی میں نادانی نہیں ہوتی۔ (مسند احمد۔جلد ہفتم: رقم:۵۲۳)

۱۶

فقیری وتنگدستی

۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی (روٹی) تناول نہ فرمائی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے پردہ فرما گئے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۵۰)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ، فَفَنِيَ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو میرے پاس تھوڑے سے جو کے علاوہ کوئی غلہ نہ تھا، جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا۔ میں انہی میں سے کھاتی رہی، جب بہت دن ہوگئے اور ان سے میرا دل بھر گیا تو اکتا کر میں نے انہیں ماپا (پیمائش کی)، تو وہ ختم ہوگئے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۴۵۱)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک برابر گندم کی روٹی کھانے کو نہیں ملی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے پردہ فرما گئے۔
(صحیح بخاری۔رقم:۶۴۵۴)

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا، تو ضرور اس میں ایک وقت کھجوریں ہوتی تھیں۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۴۵۵)

۵۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۴۵۶)

٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: "کَانَ یَأْتِی عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوقِدُ فِیہِ نَارًا، إِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ نُؤْتَی بِاللُّحَیْمِ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا (گھر میں کھانے پکانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تھا)۔ صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی کہیں سے کچھ تھوڑا سا گوشت آجاتا، تو اس کو بھی کھالیتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۵۸)

۷۔ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا، فَقَالَ "ھَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُرِیدُ وَجْہَ اللّٰہِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَی لَمْ یَأْخُذْ مِنْ أَجْرِہِ مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَکَ نَمِرَۃً، فَإِذَا غَطَّیْنَا رَأْسَہُ بَدَتْ رِجْلَاہُ، وَإِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ بَدَا رَأْسُہُ، فَأَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّیَ رَأْسَہُ وَنَجْعَلَ عَلَی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَیْنَعَتْ لَہُ ثَمَرَتُہُ فَھُوَ یَھْدِبُھَا".

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی۔ چنانچہ ہمارا اجر (reward) اللہ تعالیٰ کے ذمہ رہا۔ پس ہم میں کچھ وفات پا گئے اور انہوں نے اپنا اجر (reward) (اس دنیا میں) نہیں لیا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (انہی) میں سے تھے، وہ جنگ احد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور (وراثت میں) ایک چادر چھوڑی تھی۔ (اس چادر کا ان کو کفن دیا گیا) اس چادر سے ہم اگر ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔ ہم میں سے کچھ ایسے ہوئے، جن کے پھل خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۴۸)

۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي: "إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ"، فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ ؟ قَالَتْ: "الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہؓ سے فرمایا کہ بیٹے دو دو مہینے گزر جاتے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی بیویوں) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ عروہؓ نے پوچھا، پھر آپ رضی اللہ عنہما زندہ کس چیز پر رہتی تھیں؟ بتلایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور پانی۔ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ انصاری پڑوسی تھے، جن کے یہاں دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں۔ وہ اپنے گھروں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دودھ بھیج دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۵۹)

۹۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُولُ: أَللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ،

ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا هِرٍّ"، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الْحَقْ، وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ،

فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ: قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ،

قَالَ: أَبَا هِرٍّ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ لِي قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا،

فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ،

قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ، فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ، فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ،

فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ فَمَا

زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَأَرِنِي، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں (زمانہ نبوی میں) بھوک کی وجہ سے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا۔ کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا، جس سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نکلتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا؟ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی؟ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔

اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب مجھے دیکھا، تو مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو بھانپ (پہچان) لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ آ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چلنے لگے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے چل دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت ملی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم داخل ہوئے، تو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں یا فلانی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے تحفہ میں بھیجا ہے۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔ اہل صفہ

اسلام کے مہمان ہیں۔ وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈھتے ہیں، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدقہ آتا، تو اسے انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تحفہ آتا، تو انہیں (اہل صفہ کو) بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے کھاتے اور انہیں بھی شریک کرتے۔

چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو۔ اس کا حق دار میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آئیں گے، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرمائیں گے اور میں اسے انہیں دے دوں گا۔ مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننے کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پہنچائی۔ وہ (اہل صفہ) آ گئے اور اجازت چاہی۔ انہیں اجازت مل گئی، پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا! لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد فرمایا کہ لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔ پھر میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک شخص دودھ پی کر جب سیراب ہو جاتا، تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ پھر دوسرے شخص کو دیتا، وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا۔ اسی طرح تیسرا پی کر، پھر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح دودھ کا پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا کہ لوگ (اہل صفہ) پی کر سیراب ہو چکے تھے۔

آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر ارشاد فرمایا، ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر فرماتے رہے کہ اور پیو! آخر مجھے کہنا پڑا،

نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، بالکل گنجائش نہیں ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا (تعریف) بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ خود پی لیا۔
(صحیح بخاری۔رقم: ۶۴۵۲)

۱۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا".

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ اس شخص (گزرنے والے) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز (عزت دار) لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے، تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد ایک دوسرا شخص گزرا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہے۔ یہ ایسا ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں،تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔اگر یہ کسی کی سفارش کرے،تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔اگر کچھ کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دوسرا محتاج، پہلے مالدار شخص سے بہتر ہے اگرچہ ویسے (پہلے آدمی جیسے) آدمی زمین بھر کر ہوں۔
(صحیح بخاری۔رقم:۶۴۴۷)

۱۱۔ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مہاجرین اور فقراء (destitutes) قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۹۶۶)

۱۲۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کر سوال سے باز رہے اور فقر وفاقہ پر صبر کرے، دوست رکھتا

ہے۔(اکثر اہل اللہ بھیک مانگنے والوں میں سے نہیں ہوتے۔عیال داری (بیوی بچوں) کے ساتھ غربت اور پھر قناعت اور صبر کی فضیلت کیا کم ہے؟ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۲۱)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ، بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے فقیر، مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے۔(نیز) یہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہے۔
(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۲۲)

۱۴۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟"، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: "رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُو طِمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے جنت کے بادشاہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں ضرور بیان فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کمزور، ناتواں ہو، لوگ اس کو کم قوت سمجھیں۔ وہ دو پرانے کپڑے پہنتا ہو۔اگر وہ اللہ عزوجل کے بھروسے پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔
(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۱۵)

۱۵۔ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ، كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ".

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے جنتی لوگوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ ہر ایک ضعیف وناتواں جس کو لوگ کمزور سمجھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر ایک سخت مزاج، بہت روپیہ جوڑنے والا اور اکڑ والا۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۱۶)

۱۶۔ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ".

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں، تو وہ بھی اتنا فساد برپا نہ کریں، جتنا مال و جاہ (عہدے) کا لالچ، انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۳۷۶)

۱۷

قناعت بہتر ہے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دولت مندی (richness) بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی، بلکہ دولت مندی یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ تعالیٰ دے اس پر قناعت کرے)۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۳۷)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے، جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، نہ شگون (evil omen) لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
(صحیح بخاری۔رقم: ۶۴۷۲)

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرُزِقَ الْكَفَافَ وَقَنَعَ بِهِ".

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس نے نجات پائی جسے اسلام کی ہدایت ہوئی، ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور اس پر قناعت (contentment) کی۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۱۳۸)

۴۔ سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا".

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرو جیسا کہ ہونا چاہیے، تو وہ تم کو اس طرح سے روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے (اپنے گھونسلوں میں) آتے ہیں۔
(سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۱۶۴)

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام لایا اور اسے بقدر کفایت (ضرورت کے مطابق) رزق عطا کیا گیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت (contentment) دی تو وہ شخص کامیاب ہوگیا۔ (جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۲۳۴۵)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے، تو اس وقت اسے ایسے شخص کے بارے میں سوچنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۰)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی: ''اے اللہ! آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں''۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۰)

۸۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے دوبارہ مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے تیسری مرتبہ مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی عطا فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال سرسبز اور خوشگوار نظر آتا ہے۔ پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لیتا ہے، اس میں برکت ہوتی ہے۔ جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے، اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے، جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۶۴۴۱)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں۔ وہ جب مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (جامع ترمذی۔ رقم:۳۳۸۸)

۱۸

حکمت کی حقیقت

۱۔ عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے، جو اپنے نفس کو مسخر (control) کر لے اور موت کے بعد کے لیے (نیک) عمل کر لے۔ عاجز وہ ہے، جو نفس کی خواہش پر چلے، پھر اللہ تعالیٰ پر آرزوئیں لگائے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۶۰)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ"، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا (shoulder) پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں اس طرح ہوجا، جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شام ہوجائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صبح کے وقت شام کا انتظار نہ کرو۔ اپنی صحت کو مرض سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۱۶)

۳۔ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ، وَمَالُهُ، وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں۔ ان میں سے دو (چیزیں) واپس آجاتی ہیں۔ صرف ایک (چیز) اس کے ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے۔ اس کے گھر والے اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۱۴)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے رک جائے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۱۰)

٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو، تو اسے چاہیے کہ اس سے (اس دنیا میں ہی) معاف کرا لے۔ آخرت میں روپے پیسے نہیں ہوں گے۔ (ورنہ) اس کے (مظلوم) بھائی کو اس کی نیکیوں میں سے حق دلایا جائے گا۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی، تو اس (مظلوم) بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۳۴)

٦۔ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(حضرت عبادہ بن ولیدؒ) نے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا! اگر آپ رضی اللہ عنہ اپنے خادم کی چادر

لے لیتے اور اپنے مغافری کپڑے اسے دے دیتے یا اس کے مغافری کپڑے[1] لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے، تو آپ رضی اللہ عنہ کا بھی (ایک جیسا) جوڑا پورا ہو جاتا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خادم کا بھی۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا! اے اللہ! اسے برکت عطا فرما۔! پھر بیان کیا کہ اے بھتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (خادموں) کو وہی کچھ کھلاؤ! جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی کچھ پہناؤ! جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر میں اسے دنیا کا مال و متاع (possessions) دے دوں، میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے۔
(صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۱۶)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حکمت (عقل مندی کی بات) گویا مسلمان کی گم شدہ (lost) چیز (میراث) ہے، جہاں اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۶۹)

۸۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي وَأَوْجِزْ، قَالَ: "إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ، وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ".

---

[1] قدیم زمانے میں کپڑے کی ایک قسم۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے کوئی مختصر بات (نصیحت) فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز میں کھڑا ہو، تو ایسی نماز پڑھ گویا تو اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے۔ ایسی بات منہ سے مت نکال، جس سے آئندہ معذرت کرنا پڑے۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیاز (indifferent) ہوجا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۷۱)

۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟"، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: "خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا، ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں (سب) سے بہتر وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۱۹)

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا"، قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: "أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک انصاری مرد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مومنوں میں افضل (best) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ پھر اس نے پوچھا

کہ دانا (wise) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو موت کو یاد کرتا ہے اور موت کے بعد (آخرت) کے لیے اچھی تیاری کرتا ہے، وہی دانا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۵۹)

۱۱۔ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ وہ ایسے مرتبے پر پہنچتا ہے، جس کا وہ گمان (سوچ) بھی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس دن تک کے لیے رضا مندی لکھ دیتا ہے، جس دن وہ اس سے ملاقات کرے گا۔ جب کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ ایسی بات کرتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس بات کا عذاب (punishment) کتنا زیادہ ہوگا؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۳۱۹)

۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست

کے دین پر ہے۔ لہٰذا اسے (آدمی کو) چاہیے کہ دوستی کرتے وقت دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۳۷۸)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں کے آنے سے پہلے، نیک اعمال کرلو۔(وہ سات چیزیں یہ ہیں):

(i)۔ فقر و محتاجی سے پہلے۔

(ii)۔ غافل کر دینے والے مال و دولت سے پہلے۔

(iii)۔ ایسے مرض سے پہلے، جو اعضاء کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔

(iv)۔ بڑھاپے سے پہلے، جس میں انسان عقل کھو دیتا ہے۔

(v)۔ جلد آنے والی موت سے پہلے۔

(vi)۔ دجال کے آنے سے پہلے، جو ان چیزوں میں جواب تک غائب ہیں، سب سے برا ہے۔

(vii)۔ قیامت سے پہلے، اس لیے کہ قیامت بہت سخت اور کڑوی ہے۔

(جامع ترمذی۔رقم:۲۳۰۶)

۱۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں، صحت اور فراغت (فرصت) ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔
(صحیح بخاری۔رقم: ۶۴۱۲)

۱۹

حسد اور کبر بری بلا ہے

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَیُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ کَمَا أَمَرَنَا اللّٰہُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِی مَسَاکِینِ الْمُهَاجِرِینَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فارس (ایران) اور روم کو فتح کرلیا جائے گا، اس وقت تم کس حال میں ہو گے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا! ہمیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ تم ایک دوسرے پر رشک (envy) کرو گے۔ پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے۔ پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض (rancor) رکھو

گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی طرح کچھ ارشاد فرمایا۔ پھر تم مسکین مہاجروں کی طرف جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردنوں پر سواری کرو گے۔ (صحیح مسلم۔رقم: ۲۹۶۲)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخصوں کے علاوہ کسی سے حسد (jealousy) کرنا جائز نہیں۔ ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے، وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے، وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۲۰۸)

۳۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ".

حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخصوں کے علاوہ کسی سے حسد نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ شخص، جس کو اللہ تعالیٰ نے (قران کا) حافظ بنایا اور وہ اس کو پڑھتا ہے۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے، وہ اس کو دن رات (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۲۰۹)

۴۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ،

وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(i)۔ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(ii)۔ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(iii)۔ نماز مومن کا نور ہے۔

(iv)۔ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۱۰)

۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے عاجزی (humility) کرو اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۱۴)

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی (mustard) کے دانے کے برابر غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۷۳)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار (belt)۔ پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لیے مجھ سے جھگڑے، میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۷۴)

۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَاجَتِهَا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کی کوئی خادمہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے (اس سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے)، یہاں تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کام کے لیے جہاں چاہتی لے جاتی۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۷۷)

۹۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی کہ تواضع کرو! یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔
(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۷۹)

۲۰

حیاء ایمان ہے

۱۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خوبی ہوتی ہے اور اسلام کی خوبی حیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۱)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں (branches) ہیں اور حیاء بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔
(صحیح مسلم۔ جلد اول: رقم: ۱۵۵)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء بھی ایمان کا ایک اہم شعبہ (branch) ہے۔ (مسند احمد۔ جلد چہارم: رقم: ۲۵۱۲)

۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی چیز کو برا جانتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک میں اس کا اثر معلوم ہوتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۰)

۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ".

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی (vulgar conversation)، جفا ہے اور جفا (زیادتی و ناانصافی) دوزخ میں جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۴)

۶۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں

آتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ حیا جس چیز میں آتی ہے، وہ اسے عمدہ کر دیتی ہے۔
(جامع ترمذی۔ جلد اول: رقم: ٢٠٦٠)

٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی (vulgarity) ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ (جامع ترمذی۔ جلد اول: رقم: ٢٠٩٧)

٨۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ".

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو پہلے پیغمبروں علیہم السلام کے کلام میں سے رہ گیا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تم میں سے حیا ختم ہو جائے تو پھر جو چاہو کرو۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ٤١٨٣)

٩۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے، میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دے دوں گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٤٧٤)

۲۱

نیکی رائیگاں نہیں جاتی

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیمَا یَرْوِی عَنْ رَبِّہِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ: "إِنَّ اللّٰہَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰہُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰہُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰہُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰہُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں۔ پھر ان کو بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق ابھی عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اگر اس نے

عمل بھی کرلیا تو اس کے لیے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیتا ہے۔ جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر نیت کر کے عمل بھی کرلیا تو اس کے لیے ایک برائی لکھتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۱)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللّٰهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ

فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا

تَفۡتَحَ الۡخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمۡتُ عَنۡهَا فَإِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنِّي فَعَلۡتُ ذَٰلِكَ ابۡتِغَاءَ وَجۡهِكَ فَافۡرُجۡ لَنَا مِنۡهَا فُرۡجَةً فَفَرَجَ لَهُمۡ

وَقَالَ الۡآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنۡتُ اسۡتَأۡجَرۡتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعۡطِنِي حَقِّي فَعَرَضۡتُ عَلَيۡهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنۡهُ فَلَمۡ أَزَلۡ أَزۡرَعُهُ حَتَّى جَمَعۡتُ مِنۡهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظۡلِمۡنِي حَقِّي قُلۡتُ اذۡهَبۡ إِلَى تِلۡكَ الۡبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذۡهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسۡتَهۡزِءۡ بِي فَقُلۡتُ إِنِّي لَا أَسۡتَهۡزِءُ بِكَ خُذۡ ذَٰلِكَ الۡبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنِّي فَعَلۡتُ ذَٰلِكَ ابۡتِغَاءَ وَجۡهِكَ فَافۡرُجۡ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا بَقِيَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے گھیر لیا۔ انہوں نے ایک غار میں طرف پناہ لی۔ غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آ کر گر گیا، جس سے اس کا منہ بند ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے اپنے نیک اعمال (good deeds) کو دیکھو، جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کئے ہوں۔ ان اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، شاید اللہ عزوجل تم سے اس مصیبت کو ٹال دے۔

ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے۔ میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں جانور چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس ان کے پاس آتا تو دودھ نکالتا۔ میں (دودھ پلانے کی) ابتدا اپنے والدین سے کرتا اور انہیں اپنے بچوں سے پہلے پلاتا۔ ایک دن جنگل کے دور ہونے کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی۔ جب میں رات کو آیا تو اپنے والدین کو سویا ہوا پایا۔ میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا (milked) اور دودھ کا برتن لے کر ان (والدین) کے

سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں والدین کو نیند سے اٹھانا ناپسند کرتا تھا اور مجھے ان سے پہلے، اپنے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ تھا۔ بچے میرے قدموں کے پاس چلا رہے تھے، مگر میں نے انہیں دودھ نہیں دیا۔ صبح ہونے تک میرا معاملہ یونہی رہا۔ اے خدا! پس تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اور صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا۔ اے میرے پروردگار! ہمارے لیے راستہ کھول دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنا راستہ کھول دیا کہ انہوں نے آسمان دیکھا۔

دوسرے نے عرض کیا! اے اللہ تعالیٰ میری ایک چچا زاد بہن تھی۔ میں اس سے انتہائی محبت کرتا تھا، جس طرح مردوں کو عورتوں سے سخت محبت ہوتی ہے۔ میں نے اس سے اس کی ذات کو طلب کیا، بدکاری کا اظہار کیا۔ اس نے ایک سو دینار لانے تک انکار کر دیا۔ میں نے بڑی محنت کر کے سو دینار جمع کئے اور اس کے پاس لایا۔ پس جب میں اس کے قریب بیٹھ گیا، تو اس نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کے ساتھ رشتہ بنا (نکاح کر)۔ میں اس سے کھڑا (دور) ہو گیا۔ اے میرے پروردگار! تجھے یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے۔ پس ہمارے لیے اس غار سے کچھ کشادگی فرما دے۔ پس ان کے لیے مزید کشادگی فرما دی گئی۔

تیسرے نے عرض کیا! اے اللہ تعالیٰ میں نے ایک مزدور کو (ایک) فرق چاول[1] مزدوری پر رکھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا، تو کہا، میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے اسے فرق دینا چاہا، تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پس میں اس کے چلے جانے کے بعد (اس کی مزدوری کے مال سے) زراعت کرتا رہا، یہاں تک کہ میرے پاس اس (آمدنی) سے گائیں اور ان کے چرواہے جمع ہو گئے۔ پس وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کر۔ میں نے کہا، وہ گائیں اور ان

---

[1]۔ فرق زمانہ قدیم میں وزن کا ایک پیمانہ تھا جو موجودہ تقریباً آٹھ کلو کے برابر ہوتا تھا۔

کے چرواہے لے جاؤ۔ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے بتایا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ تم گائے، بیل اور ان کے چرواہے لے جاؤ۔ اس نے انہیں لیا اور چلا گیا۔ اے میرے پروردگار! اگر تیرے علم میں میرا یہ عمل تیری رضامندی کے لیے تھا، تو ہمارے لیے باقی راستہ بھی کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے باقی راستہ بھی کھول دیا اور وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔

(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۴۳)

۲۲

میانہ روی افضل ہے

۱۔ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

حضرت مسروقؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونسی عبادت زیادہ پسند تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو ہمیشہ کی جائے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۱)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درمیانی چال اختیار کرو،

بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو۔ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۴)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: "أَدْوَمُهَا، وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ مزید ارشاد فرمایا کہ نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ، جتنی تم میں طاقت ہے (جو ہمیشہ ہو سکے)۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۵)

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو جو نیک کام کرو، ٹھیک طریقے سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ، بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو۔ یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت و رحمت کے سائے میں ڈھانپ لے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۷)

٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ". قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا وَاغْدُوا، وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں لے لے۔ پس تمہیں چاہیے کہ اچھی طرح عمل کرو اور میانہ روی (moderation) اختیار کرو۔ صبح اور شام، اسی طرح رات کو ذرا سا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو، منزل مقصود (destination) کو پہنچ جاؤ گے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٤٦٣)

٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَنْ هَذِهِ؟"، قُلْتُ: فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا"، قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ اتنے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، یہ کون عورت ہے؟ میں نے عرض کیا فلانی عورت جو رات کو نہیں سوتی (ساری رات عبادت کرتی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چپ رہ، ایسا عمل کرو، جسے ہمیشہ کرنے کی طاقت رکھو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتے بلکہ تم ہی

عمل کرنے سے تھک جاوگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ عمل پسند تھا، جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۳۸)

۷۔ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو، جتنے کی تم میں طاقت ہے، جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۴۰)

۸۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو۔ ہر ایک کو وہ (عہدہ یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔
(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۱۴۲)

۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کو نصیحت کرنے کے لیے وقت مقرر رکھتے تھے۔ ہمارے اکتا جانے کے خوف سے وہ روزانہ وعظ نہ کہتے تھے۔
(مسند احمد۔جلد دوم: رقم:۲۲۶۸)

۱۰۔ عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا".

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو دن بھر روزے رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح ہرگز روزہ نہ رکھو۔ تم افطار بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور سو بھی جایا کرو۔ اس لیے کہ تم پر تمہارے جسم کا حق بھی ہے۔ تیرے نفس کا بھی حق ہے۔ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۳۴۴)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ".

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں، تو وہ بھی اتنا فساد برپا نہ کریں، جتنا مال و جاہ (عہدے) کا لالچ، انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۳۷۶)

۲۳

نیکی اور بدی

۱۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ".

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیکی اور بدی کے متعلق پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیکی عمدہ اخلاق ہے۔ گناہ وہ ہے، جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۲۰۵)

۲۔ حَدَّثَنَا الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحِلُّ لِي وَيُحَرَّمُ عَلَيَّ قَالَ فَصَعَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوَّبَ فِيَّ النَّظَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ

إِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ.

حضرت خشنی رضی اللہ عنہ (ابوثعلبہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بتائیے کہ میرے لیے کون سی چیزیں حلال اور کون سی چیزیں حرام ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اٹھا کر مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہوتی ہے جسے کر کے نفس کو سکون اور دل کو اطمینان نصیب ہو۔ گناہ وہ ہوتا ہے جس میں نفس کو نہ سکون ملتا ہے اور نہ ہی دل کو اطمینان اگرچہ مفتی فتوے دیتے رہیں۔ (مسند احمد۔ جلد ہفتم: رقم: ۸۶۹)

۳۔ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَابِصَةَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ يَا وَابِصَةُ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ.

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انہیں حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے سینے پر رکھ کر ارشاد فرمایا: اے وابصہ (رضی اللہ عنہ)! خود سے پوچھو اور اپنے دل سے پوچھو؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی کہ نیکی وہ ہے جس سے تمہارا نفس مطمئن ہو اور تمہارا دل مطمئن ہو۔ گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔ تمہارا سینہ اس کے بارے میں متردد (hesitant) ہو خواہ لوگ اس کے بارے میں تمہیں کوئی فتوی دیں۔

(سنن دارمی۔ جلد دوم: رقم: ۳۷۹)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، لیکن اس پر عمل نہ کر سکا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے۔ اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے پاس دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھی ہیں۔ جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد، اس پر عمل بھی کر لیا، تو اس کے لیے ایک برائی لکھی ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۱)

۵۔ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، سوائے اعلانیہ گناہوں کے، وہ معاف نہیں کئے جائیں گے۔ بندہ رات کو کوئی گناہ کرتا ہے، پھر صبح کو اس کا پروردگار اس کے گناہ کی پردہ پوشی کرتا ہے، لیکن وہ کہتا ہے اے فلاں! میں نے گزشتہ رات ایسے ایسے گناہ کیا اور رات گزاری۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسے چھپایا اور ساری رات پردہ پوشی کی، لیکن صبح ہوتے ہی اس نے اس گناہ کو ظاہر کر دیا، جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا تھا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۸۸)

٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے، تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ (نشان) پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر توبہ کرے، آئندہ کے لیے اسے چھوڑ دے اور استغفار کرے تو یہ دھبہ دور ہو جاتا ہے۔ اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے۔ اگر اور زیادہ گناہ کرے، تو یہ دھبہ (spot) بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ پاک نے قرآن مجید کی آیت: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ[1] (ہرگز نہیں! بلکہ جو عمل یہ کرتے رہے ہیں، اس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے) میں ذکر کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۴۴)

۱۔ سورۃ المطففین: آیت: ۱۴

۲۴

قبر کے نظارے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ"، أَوْ قَالَ: "أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ، فَيَقُولَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ،

وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ: فَقُلْتُ مِثْلَهُ: لَا أَدْرِي،

فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرشتے کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ پاک کے بندے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا۔ پھر اس کی قبر ستر گز وسیع (کھلی) کر دی جاتی ہے۔ اسے (قبر کو) منور (روشن) کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں۔ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کہ دلہن کی طرح سو جا، جسے اس کے محبوب ترین (beloved) شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ پاک اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔

اگر وہ (فوت ہونے والا) منافق ہو تو یہ جواب دے گا: میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا، مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے، ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں (ہڈیاں) ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔ (جامع ترمذی۔ جلد اول: رقم: ۱۰۶۹)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ، وَلَا مَشْعُوفٍ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللّٰهَ، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، وَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ،

وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا، مَشْعُوفًا، فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ، فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص نیک ہوتا ہے، وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے۔ اس کو نہ خوف ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا دل پریشان ہوتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے، تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے دین اسلام پر۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ اس وقت مومن کو جمال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر

آتا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیلیں اور کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، بھلا اللہ تعالیٰ کو کون دیکھ سکتا ہے۔ پھر اس کے لیے ایک طرف سے دوزخ کی کھڑکی کھولی جاتی ہے، وہ آگ دیکھتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے دیکھ، اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس سے بچایا۔ پھر ایک دوسرا دریچہ (کھڑکی) جنت کی طرف کھولا جاتا ہے۔ وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو دیکھتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین پر تھا اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔

برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے۔ اس کا دل پریشان اور گھبرایا ہوتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھا جاتا ہے، اس شخص (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا۔ میں نے بھی ویسا ہی کہا۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے۔ وہ جنت کی تازگی اور بہار کو دیکھتا ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس (جنت) سے محروم کیا۔ پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے۔ وہ آگ کو اوپر تلے ہوتے ہوئے، جوش میں دیکھتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے، یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو شک میں تھا اور اسی پر مرا اور اسی پر اٹھے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۶۸)

۳۔ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ

صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ کی دو بوڑھی یہودی عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں: قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق کو اچھا نہیں سمجھا۔ پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: مدینہ کی دو یہودی عورتیں میرے پاس آئیں تھیں۔ وہ خیال کرتی ہیں کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی کہ انہیں (قبر والوں کو) عذاب دیا جاتا ہے۔ اسے جانور تک سنتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے رہے۔ (صحیح مسلم۔ جلد اول: رقم:۱۳۱۶)

۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتُوُلِّيَ، وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا،

وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کرکے) پیٹھ پھیر لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھی رخصت ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ وہ (رخصت ہونے والوں کے) جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق تو کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطاء فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ان دونوں چیزوں (جنت اور جہنم) کو دیکھے گا۔

کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا، میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس کی چیخ کو جن وانس کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں۔
(صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۱۲۷۸)

۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ". قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ".

حضرت عبداللہ بن بحیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے

کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لیے آسان ہیں۔ اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔ (جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۹۴)

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ ان دونوں پر عذاب ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور ان پر کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ (صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۱۲۹۹)

٢٥

انسان آگ میں گرتا جاتا ہے

١۔ عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے، جس نے آگ جلائی۔ جب اس کے چاروں طرف روشنی ہوگئی، تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگے۔ آگ جلانے والا، انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اسی طرح میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

(صحیح بخاری۔ رقم: ٦٤٨٣)

۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ، قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) فرمائے گا کہ اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد (ready) ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت سے) بچے بوڑھے ہوجائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی۔ اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی (Drunken) کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بیہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ عزوجل کا عذاب بڑا ہی سخت ہوگا۔
(صحیح بخاری۔ جلد دوم: رقم: ۶۰۶)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ بعض دفعہ گفتگو کرتا ہے اور اس کے نتیجہ پر غور نہیں کرتا ہے اور اس کی وجہ سے پھسل کر جہنم میں چلا جاتا ہے حالانکہ وہ

اس (جہنم) سے اتنا دور ہوتا ہے جتنی دوری مشرق (اور مغرب) کے درمیان ہوتی ہے۔
(صحیح بخاری۔جلد سوم: رقم: ۱۴۲۴)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَّۃُ أَقْرَبُ إِلَی أَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور اسی طرح جہنم تمہاری جوتیوں کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے۔ (صحیح بخاری۔جلد سوم: رقم: ۱۴۳۵)

۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے جبکہ دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔
(صحیح مسلم۔جلد سوم: رقم: ۲۶۲۹)

۶۔ عَنْ أَبِي الْوَلِیدِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: " إِنَّ ھَذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ مَنْ أَصَابَہُ بِحَقِّہِ بُورِکَ لَہُ فِیہِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیمَا شَاءَتْ بِہِ نَفْسُہُ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُولِہِ لَیْسَ لَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ إِلَّا النَّارُ ".

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت دی گئی۔ جو

لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں۔ ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔ (جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۲۶۲)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ سِيمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے۔ میری امت کا وضو کے سبب یہ امتیازی نشان ہوگا۔ کسی دوسری امت پر یہ نشان نہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۸۲)

۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ سَيْفَهُ عَلَى أُمَّتِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھاتا ہے۔
(مسند احمد۔ جلد سوم: رقم: ۱۲۱۶)

۲۶

اعضا بولتے ہیں

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا

قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بندے کی اس بات پر ہنسا ہوں کہ جو وہ اپنے رب سے کرے گا۔ وہ بندہ عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں۔ پھر بندہ عرض کرے گا کہ میں خود پر، اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی جائز نہیں سمجھتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کے دن تیرے اوپر تیری ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین (نیکیاں اور گناہ لکھنے والے دو فرشتے) کی گواہی ہی کفایت کر جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے دیگر اعضاء کو کہا جائے گا کہ بولیں۔ اس کے اعضا اس کے سارے اعمال بیان کریں گے۔ پھر بندہ اپنے اعضاء سے کہے گا، دور ہو جاؤ، چلو دور ہو جاؤ۔ میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑا کر رہا تھا۔
(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۶۹)

۲۔ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ.

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم عورتوں سے ارشاد فرمایا: (سبحان اللہ لا الہ الا اللہ، سبحان الملك القدوس) یاسبوح القدوس رب الملائکۃ کو پڑھنا اپنے لیے لازم (ضروری) کرلو۔ ان تسبیحات (praise) کو اپنی انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور ان کو گویائی (بولنے کی طاقت) دی جائے گی۔ یاد رکھو، ذکر سے غافل مت ہونا۔ (ذکر کو ترک نہ کرنا) ورنہ رحمت سے تمہیں بھلا یا جائے گا۔ (اگر ذکر کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤ گی تو اس کے بے شمار ثواب سے محروم ہوں گی)۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد دوم: رقم: ۸۴۷)

۲۷

لغویات سے بچنا ہے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ لغو (absurd) باتوں کو چھوڑ دے۔

(جامع ترمذی۔ رقم: ۲۳۱۷)

۲۔ (عن مغیرہ) قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ.

(حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (لغو) بے فائدہ بات چیت کرنے، زیادہ

سوال کرنے، مال ضائع کرنے، اپنی چیز بچا کر رکھنے اور دوسروں سے مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری۔رقم: ۶۴۷۳)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(i)۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

(ii)۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

(iii)۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔
(صحیح بخاری۔رقم: ۶۴۷۵)

۴۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ، قِيلَ: مَا جَائِزَتُهُ، قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ".

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر و تواضع کرے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے، ورنہ خاموش رہے۔ (صحیح بخاری۔رقم:٦٤٧٦)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے۔ وہ بندہ اسے کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا، مگر اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔ وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری۔رقم:٦٤٧٨)

٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا۔ جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:٢٩٨٥)

۲۸

خرچ کرنا ہی مفید ہے

۱۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ".

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان (interpretor) نہیں ہوگا۔ پھر وہ (بندہ) دیکھے گا، تو اسے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو شخص آگ سے بچنا چاہے،

وہ راہ خدا میں خیرات کرتا رہے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو۔
(صحیح بخاری۔رقم:٦٥٣٩)

۲۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ".

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ پھیر لیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جہنم سے بچو! اس کے بعد پھر چہرہ مبارک پھیر لیا اور ارشاد فرمایا کہ جہنم سے بچو! تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم سے بچو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے صدقہ سے ہو۔ جسے یہ بھی نہ ملے، تو اسے (لوگوں میں) کسی اچھی بات کہنے کے ذریعہ سے ہی (جہنم سے) بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (صحیح بخاری۔رقم:٦٥٤٠)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور ختم کر لیا، جو پہنا اور پرانا کر لیا، جو اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا اور آخرت کے لیے جمع کر لیا۔ اس کے علاوہ تو خرچ ہو جانے والا اور لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:٢٩٢٥)

۴۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث (legal heir) کا مال پیارا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں، جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ پھر اس کا مال وہ ہے، جو اس نے (موت سے) پہلے (اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے، جو وہ چھوڑ کر مرا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۴۲)

۵۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا،

قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا،

قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ،

قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ،

قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ،

قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔(i)۔کوڑھی (leper)؛(ii)۔گنجا؛(iii)۔اندھا

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ تینوں کو آزمایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ فرشتہ کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا! کہ تجھے کس چیز سے (زیادہ پیار) ہے؟ وہ کوڑھی (leper) کہنے لگا کہ میرا رنگ اور جلد خوبصورت ہو، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے نے اس کوڑھی (کے جسم پر) ہاتھ پھیرا، تو اس سے وہ بیماری ختم ہوگئی۔ اس کو خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ فرشتے نے پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اونٹ۔ پس اسے دس مہینہ کی حاملہ (pregnant) اونٹنی دے دی گئی۔ پھر فرشتے نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر فرشتہ گنجے آدمی کے پاس آیا اور اسے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا خوبصورت بال اور گنجے پن کی یہ بیماری ختم ہو جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو اس سے وہ بیماری ختم ہوگئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیے گئے۔ فرشتے نے پوچھا کہ تجھے سب سے زیادہ کون سا مال پسند ہے؟ وہ کہنے لگا کہ گائے۔ پھر اسے حاملہ (pregnant) گائے عطا کر دی گئی اور فرشتے نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے آدمی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ اندھا (blind) کہنے لگا، اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی

واپس لوٹا دی۔ فرشتے نے پوچھا کہ تجھے مال کون سا سب سے زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا کہ بکریاں۔ اسے ایک حاملہ (pregnant) بکری دے دی گئی۔ پھر ان سب (اونٹنی، گائے اور بکری) نے بچے جنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوڑھی آدمی کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور گنجے کی گایوں سے ایک وادی بھر گئی اور اندھے آدمی کی بکریوں کا ریوڑ بن گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر (کچھ عرصہ بعد) وہی فرشتہ اپنی دوسری شکل وصورت میں کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں اور سفر میں میرا سارا سامان سفر ختم ہو گیا ہے۔ آج میں (اپنی منزل مقصود پر) سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اسی کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور اونٹ کا مال عطا فرمایا ہے۔ (مجھے صرف ایک اونٹ دے دے) جو میرے سفر میں میرے کام آئے۔ وہ کوڑھی کہنے لگا، (میرے اوپر) بہت زیادہ حقوق ہیں۔ فرشتے نے کہا کہ میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی اور محتاج نہیں تھا؟ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے؟ پھر اللہ پاک نے تجھے یہ مال عطا فرمایا۔ وہ کوڑھی کہنے لگا! یہ مال تو مجھے میرے باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے دعا فرمائی کہ اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے، تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے جیسا کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی شکل میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا کہ جو کوڑھی سے کہا تھا۔ پھر اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا کہ جو کوڑھی نے جواب دیا تھا۔ فرشتہ نے اس سے بھی یہی کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے جیسا کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی شکل میں وصورت میں اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسکین اور مسافر آدمی ہوں اور میرے سفر کے تمام اسباب وغیرہ ختم ہو گئے ہیں اور میں آج

سوائے اللہ پاک کی مدد کے اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اسی اللہ تعالیٰ کے نام پر، جس نے تجھے بینائی عطا کی ہے۔ ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جو کہ میرے سفر میں کام آئے۔ وہ اندھا کہنے لگا کہ میں بلاشبہ اندھا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بینائی واپس لوٹا دی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آج تمہارے ہاتھ نہیں روکوں گا۔ تم جو چاہو میرے مال میں سے لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ فرشتے نے اندھے سے کہا کہ تم اپنا مال رہنے دو، کیونکہ تم تینوں آدمیوں کو آزمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۶۴)

٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ،

فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ۔ پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور وہاں (موجود) نالیوں میں سے ایک نالی

(drain) (پانی سے) بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا۔ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا، اپنے پھاوڑے (mattock) سے پانی ادھر ادھر کر رہا تھا۔

اس آدمی نے باغ والے آدمی سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں اور اس نے وہی نام بتایا کہ جو اس نے بادلوں میں سنا تھا۔ پھر اس باغ والے آدمی نے اس سے کہا! تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا! میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے، ایک آواز سنی ہے کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس باغ کو سیراب کر۔ تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جب تو نے یہ پوچھا ہے تو سنو! میں اس باغ میں پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں، جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم۔ رقم:۲۹۸۴)

۲۹

ماضی سے سبق سیکھنا ہے

۱۔ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھروں والے (قوم ثمود) کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس قوم کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو! کیونکہ انہیں عذاب دیا گیا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اگر تمہیں رونا نہیں آتا، تو پھر وہاں سے نہ گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط (imposed) ہو جائے کہ جو عذاب قوم ثمود پر مسلط ہوا تھا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۶۷)

۲۔ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ

لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پتھر والوں، (قوم ثمود) کے مقامات (کھنڈرات) کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم ان لوگوں کے پتھروں (علاقہ) کے پاس سے نہ گزرو۔ انہوں (قوم ثمود) نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ سوائے اس کے کہ تم وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اس بات سے بچو کہ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کو ڈانٹ کر تیز چلایا، یہاں تک کہ قوم ثمود کے گھروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ (صحیح مسلم۔ رقم:۲۹۶۸)

۳۔ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ "أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ" فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قوم ثمود کے علاقہ میں اترے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس جگہ کے کنوؤں سے پینے کا پانی لیا اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم فرمایا کہ پینے والا پانی بہا دیا جائے اور اس پانی سے گوندھا گیا آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی لیا جائے کہ جس کنوئیں پر حضرت صالح علیہ السلام

کی اونٹنی پانی پینے آئی تھی۔ (صحیح بخاری۔رقم:۳۳۷۹)

۴۔ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ وَتَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم ثمود کے علاقے سے گذرے تو ارشاد فرمایا: ان معذب اقوام (عذاب دیئے گئے لوگوں) پر روتے ہوئے داخل ہوا کرو۔ اگر تمہیں رونا نہ آتا ہو تو وہاں نہ جایا کرو۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک پر چادر ڈھانپ لی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر سوار تھے۔ (مسند احمد۔جلد سوم: رقم:۸۷۵)

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: "لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر کے مقام میں مسلمانوں سے ارشاد فرمایا: اس جگہ، یہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوا تھا۔ یہاں سے روتے ہوئے، جلدی اور اللہ کا خوف کرتے گزر جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب نازل ہو جائے جو ان پر نازل ہوا تھا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۴۴۲۰)

۳۰

بے سہارا کا سہارا

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت (widow) اور مسکینوں پر کوشش (خرچ) کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور میں گمان (خیال) کرتا ہوں کہ وہ اس قائم (رات بھر عبادت کرنے والا) کی طرح ہے کہ جو تھکتا نہ ہو اور اس صائم (دن بھر روزہ رکھنے والا) کی طرح ہے کہ جو مسلسل روزے رکھتا ہو۔
(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۷۱)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ

لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم بچے کی کفالت (sponsorship) کرنے والا، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو بھی ہو، وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر امام مالک نے شہادت والی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۷۲)

۳۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

حضرت صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ اور محتاج (needy) کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوشش کرنے والا، جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ جلد اول: رقم: ۲۰۵۴)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خواتین اور مساکین (poor) کے واسطے محنت مشقت کرنے والے اور ان کی نگرانی اور حفاظت کرنے والے شخص کی مثال اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(سنن نسائی۔ جلد دوم: رقم: ۴۸۸)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ عورت اس بلی کو کھانا نہیں دیتی تھی اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑتی تھی کہ وہ خود کھانا تلاش کر لے۔ حتیٰ کہ وہ بلی بھوک سے مر گئی۔

(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۲۵۶)

۳۱

ریاکاری ذلت ہے

۱۔ (عن جندب) قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي، يُرَائِي اللَّهُ بِهِ".

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (انسان کسی نیک کام کے نتیجہ میں) شہرت کا طالب ہو، اللہ تعالیٰ اس کی بدنیتی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو دکھلا دے گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۹)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ رَائَی رَائَی اللّٰہُ بِہٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی (نیک) کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا۔ جو آدمی لوگوں کے دکھانے کے لیے کوئی (نیک) کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۷۹)

۳۔ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِیَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُسَمِّعْ یُسَمِّعِ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُرَائِی یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ.

حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ رویت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی (نیک) کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا۔ جو آدمی دکھانے کے لیے کوئی (نیک) کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔

(صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۸۰)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا

عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنْ لِيُقَالَ إِنَّهُ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گئیں۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو اس لیے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے۔ تحقیق! وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے علم حاصل کیا۔ پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ تو نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس کے لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ سو یہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا

کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا وہ شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے (مال میں) وسعت عطا کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا۔ اسے بھی لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے پسندیدہ راستہ میں تیری رضا حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے۔ تحقیق! وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۴۲۶)

۵۔ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ، فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ (دین کو مال و دولت اکٹھا کرنے کے لیے استعمال کریں گے)۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد (follower) بنانے کے لیے) دنبوں (lambs) کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں (wolves) کے دل سے بھی بدتر (worst) ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو؟ میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان

میں ایک ایسا فتنہ برپا کردوں گا کہ ان کا بردبار ترین (most patient) شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۴۰۴)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال (possessions) کو نہیں دیکھے گا، بلکہ تمہارے اعمال (deeds) اور دلوں (intentions) کو دیکھے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۴۱۴۳)

۳۲

مقروض کو مہلت دینا ہے

۱۔ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

(حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے۔ اسے چاہیے کہ وہ مفلس (poor) کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے۔ (صحیح مسلم۔ جلد دوم: رقم: ۱۵۰۷)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست

(poor) پر آسانی کرے، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ۔جلد دوم: رقم: ۵۷۵)

۳۔ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو شخص وقت مقررہ گذرنے کے بعد اسے (مقروض کو) مہلت دے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد۔جلد نہم: رقم: ۲۹۶۶)

۴۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے اسے روزانہ (قرض کی مقدار سے) دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گنا اور پھر دوگنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی ادائیگی (کی مقررہ مدت) سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی (کی مقررہ مدت) کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔ (مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۲۳۰۴۲)

۵۔ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا، قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا۔ جب وہ کسی کو تنگ دست (poor) پاتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کردو، شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی معاف کردے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف فرمادیا۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۲۰۷۸)

۶۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ،

فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ

اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ،

فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا باپ علم کے حصول کے لیے قبیلہ حی میں گئے۔ یہ اس قبیلہ کی ہلاکت سے پہلے کی بات ہے۔ سب سے پہلے ہماری ملاقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس صحیفوں (الہامی/آسمانی کتابوں) کا ایک بستہ (bag) تھا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور مغافری[1] کپڑے پہنے ہوئے تھے اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور وہ بھی مغافری کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے ان سے کہا اے چچا! میں آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا! فلاں بن فلاں

---

[1]۔ زمانہ قدیم میں کپڑے کی ایک قسم

پر میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے گھر گیا اور سلام کیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی شخص (گھر پر) ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اسی دوران اس کا بیٹا (چھوٹا) باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر میری ماں کی جھونپڑی (کمرہ) میں چلا گیا ہے۔ پھر میں نے کہا! باہر نکل۔ مجھے پتا چل (معلوم ہو) گیا ہے کہ تو کہاں ہے۔ پھر وہ باہر آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تو مجھ سے کیوں چھپا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں آپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہوں اور جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ رضی اللہ عنہ سے جھوٹ بولتے ہوئے ڈر لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لیے مجھے آپ رضی اللہ عنہ سے وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرتے ہوئے خوف محسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ایک تنگ دست آدمی ہوں۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر (present) جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے وہ کاغذ (جس پر قرض کا لکھا گیا تھا) منگوا کر اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تمہارے پاس مال آئے تو قرض ادا کر دینا، ورنہ میں تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا۔ میرے دونوں کانوں نے سنا۔ میرے دل نے اس کو یاد رکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی تنگ دست (poor) کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اسے اپنے (عرش) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۱۵)

۳۳

بددعا نہیں کرنی چاہیے

۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی لعنت نہ دیا کرو، نہ ہی اللہ تعالیٰ کے غضب (عذاب) اور جہنم کی بددعا دیا کرو۔

(سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۹۰۶)

۲۔ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ".

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں، یہودی ہوں) تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے کہا۔ جو چیز آدمی کے بس میں نہیں اس کے متعلق نذر (vow) کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کر لی، اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۴۷)

۳۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے ایک شراب پینے والے کے حق میں بددعا اخزاک اللہ (اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل ورسوا کرے) کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منع کیا اور ارشاد فرمایا: بلکہ اس کے حق میں مغفرت ورحمت کی دعا کرو۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد سوم: رقم: ۱۷۷)

۴۔ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم بطن بواط[1] کے غزوہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجدی بن عمرو کی تلاش میں تھے۔ ہمارا حال یہ تھا کہ ہر پانچ اور چھ اور سات آدمیوں کے پاس ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ اونٹ پر ایک انصاری کی سواری کی باری آئی تو اس نے اونٹ بٹھایا، سوار ہوا اور پھر اسے کھڑا کیا۔ اونٹ نے کچھ شوخی دکھائی۔ اس انصاری نے کہا، اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے نیچے اتر جا۔ ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا، اونٹ نہ رہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جانوں کے خلاف بددعا نہ کیا کرو۔ نہ اپنی اولاد کے خلاف بددعا کیا کرو۔ نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بددعا کیا کرو۔ ممکن ہے کہ وہ بددعا ایسے وقت میں مانگی جائے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری دعا کی قبولیت کا وقت ہو۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۱۸)

---

[1] ۔ مدینہ منورہ کے شمال میں ایک مقام کا نام جہاں سے زمانہ قدیم میں قریش مکہ کے تجارتی قافلے گزرا کرتے تھے۔

۳۴

لمبی عمر میں احتیاط لازم ہے

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر (excuse) کے سلسلے میں حجت پوری کر دی، جس کی موت کو مؤخر کیا (لمبی عمر عطا کی)، یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (صحیح بخاری۔رقم:٦٤١٩)

۲۔ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ، وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے جیسے

انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دو چیزیں، مال کی محبت اور لمبی عمر کی خواہش بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ (صحیح بخاری۔رقم:٦٤٢١)

٣۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ" قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: "مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ".

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بہترین شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ پھر سوال کیا گیا کہ کون سا شخص برا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو۔ (جامع ترمذی۔رقم:٢٣٣٠)

۳۵

شرک ظلم ہے

۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: بَیْنَمَا أَنَا رَدِیفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہُ إِلَّا آخِرَۃُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: "یَا مُعَاذُ"، قُلْتُ: لَبَّیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً، ثُمَّ قَالَ: "یَا مُعَاذُ"، قُلْتُ: لَبَّیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً، ثُمَّ قَالَ: "یَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ"، قُلْتُ: لَبَّیْكَ رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ، قَالَ: "ہَلْ تَدْرِی مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی عِبَادِہِ؟"، قُلْتُ: اللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَعْلَمُ، قَالَ: "حَقُّ اللّٰہِ عَلَی عِبَادِہِ: أَنْ یَعْبُدُوہُ، وَلَا یُشْرِکُوا بِہِ شَیْئًا"،

ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً، ثُمَّ قَالَ: "یَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ"، قُلْتُ: لَبَّیْكَ رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ، قَالَ: "ہَلْ تَدْرِی مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ إِذَا فَعَلُوہُ؟"، قُلْتُ: اللّٰہُ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ کجاوے (saddle) کے آخری حصہ کے سوا، میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوں)۔ تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے رہے اور پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تھوڑی دیر مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

پھر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر چلتے رہے اور ارشاد فرمایا: اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کرلیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۰۰)

۲۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا،

قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، تَعَالَهْ، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: "إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ، وَشِمَالَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ، وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا".

قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هَا هُنَا، قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ لِي: "اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّي، فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: "وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى".

قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ: "ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ.

قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں باہر نکلا تو دیکھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کسی کو ساتھ رکھنا پسند نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ میں چاند کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کیا، ابوذر (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ ابوذر (رضی اللہ عنہ)! یہاں آؤ۔ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کرتے ہیں، قیامت کے دن وہی نقصان میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور انہوں نے اسے دائیں بائیں، آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اچھے کاموں میں لگایا ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر تھوڑی دیر تک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا، جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہاں اس وقت تک بیٹھے رہو، جب تک میں تمہارے پاس واپس لوٹ کے آؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل (غائب) ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک وہاں رہے۔ پھر میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے کہ چاہے چوری کی ہو، چاہے زنا کیا ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ پاک مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پتھریلی زمین کے کنارے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی دوسرے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرتے نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ "یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ وہ مجھے پتھریلی زمین (حرہ[1]) کے کنارے ملے اور کہا: اپنی امت کو خوش خبری سنا دو! کہ جو بھی اس حال میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں جائے گا۔

[1] ۔حرہ سیاہ پتھروں کو کہتے ہیں جنہوں نے سطح زمین کو ڈھانپ رکھا ہوتا ہے۔ ان کی بلندی چھوٹی بڑی پہاڑیوں کی طرح ہوتی ہے البتہ اس میں کوئی پہاڑ نہیں ہوتا۔ مدینہ منورہ کے قریب ایسے ہی کچھ پہاڑ ہیں جنہیں حرہ کہا جاتا ہے۔

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا! اے جبریل علیہ السلام! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا، ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں، اگرچہ اس نے شراب ہی پی ہو۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۴۳)

۳۶

جنت اور دوزخ کے باسی

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اَلْجَنَّۃُ أَقْرَبُ إِلَی أَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ‘‘.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تم سے تمہارے جوتے کے تسمے (laces) سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۸۸)

۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُہُ یَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلَاۃَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِیْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلَاۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِي قُبُلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ فِي الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ فِي الْخَیْرِ وَالشَّرِّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے بعد منبر پر چڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی، اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے (ساری عمر میں) بہشت کی سی خوبصورت چیز نہیں دیکھی اور نہ ہی دوزخ کی سی ڈراؤنی (dreadful)۔ میں نے (ساری عمر میں) بہشت کی سی خوبصورت چیز نہیں دیکھی اور نہ ہی دوزخ کی سی ڈراؤنی (dreadful)۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۶۸)

۳۔ عَنْ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے لیکن انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا۔ پھر ان سے آپس میں ایک کے دوسرے پر دنیا میں کیے جانے والے مظالم (cruelities) کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی، تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۳۵)

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے حساب میں پوچھ گچھ (enquiries) کی گئی، اس کو ضرور عذاب ہوگا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۳۶)

۵۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ".

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا، جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے۔ جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا، جس طرح ہانڈی اور کیتلی جوش کھاتی ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٥٦٢)

٦۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے، اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو، تو کیا سب کو (اپنی نجات کے لیے) فدیہ (exchange) میں دے دو گے؟ وہ جواب دے گا کہ ہاں۔ اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے (دنیا میں) اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ (demand) کیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٥٣٨)

٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ، إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ، أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی جنت میں داخل ہوگا، اسے اس کا جہنم میں ٹھکانہ (abode) بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو اسے وہاں جگہ ملتی)، تا کہ وہ زیادہ شکر کرے۔ جو بھی جہنم میں داخل ہوگا، اسے اس کا جنت میں ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کئے ہوتے (تو وہاں جگہ ملتی)، تا کہ اسے حسرت وافسوس ہو۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۶۹)

۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: "يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ". فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: "هَلْ رَضِيتُمْ"، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: "أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ". قَالُوا: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: "أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا کہ جنت والو! جنتی جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تیری سعادت (blessings) حاصل کرنے کے لیے ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا اب تم خوش ہوئے؟ جنتی جواب دیں گے، اب بھی بھلا ہم راضی نہ ہوں گے؟ کیونکہ اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دے دیا، جو اپنی مخلوق میں کسی آدمی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا۔ جنتی کہیں گے، اے رب! اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنی رضامندی (pleasure) کو ہمیشہ کے لیے کردوں گا۔ یعنی اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔
(صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۴۹)

۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا، فَيَقُولُ اللّٰهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے (dragging) ہوئے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ واپس آ کر عرض کرے گا، اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ پھر آئے گا، لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر عرض کرے گا کہ اے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا سے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا، تو میرا مذاق بناتا ہے، حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ اس بات پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کے دندان مبارک (teeth) ظاہر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۷۱)

۱۰۔ عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت والے (اپنے اوپر کے درجوں کے) بالا خانوں (upper chambers) کو اس طرح دیکھیں گے، جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۵۵)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ، لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی، جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی، دوزخ میں چلے جائیں گے، تو موت کو لایا جائے گا۔ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو! تمہیں بھی اب موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے جنتی مزید خوش ہوں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۴۸)

۳۷

امانت ضائع نہ کرو

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْكَذِبُ جَمِيعًا وَلَا تَجْتَمِعُ الْخِيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ جَمِيعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے دل میں ایمان اور کفر جمع نہیں ہوسکتے۔ جھوٹ اور سچ ایک جگہ اکھٹے نہیں ہوسکتے۔ خیانت اور امانت ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔ (مسند احمد۔ جلد چہارم: رقم: ۱۴۱۷)

۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کوئی خطبہ ایسا نہیں دیا، جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جس کے پاس امانت داری نہ ہو، اس شخص کا ایمان نہیں۔ جس کے پاس وعدہ کی پاسداری

نہ ہو، اس شخص کا دین نہیں۔ (مسند احمد۔ جلد پنجم: رقم: ۱۳۷۵)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح مسلم۔ جلد اول: رقم: ۲۱۴)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے پاس امانت رکھوائے، اس کی امانت ادا کرو۔ جو تمہارے ساتھ خیانت کرے، تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ (سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۴۲)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے، تو قیامت کا انتظار کرو! (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے) پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں، تو قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۶)

۳۸

ہر عروج کو زوال ہے

۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ کوئی جانور دوڑ میں اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا۔ پھر ایک اعرابی[۱] اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق (ناگوار) گزرا۔ اور کہنے لگے کہ افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

---

[۱]۔ عرب کا رہنے والا۔

اوپر یہ لازم کرلیا ہے کہ جب دنیا میں وہ کسی چیز کو بڑھاتا (increase) ہے، تو اسے وہ گھٹاتا (decrease) بھی ہے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۵۰۱)

۲۔ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں اس چیز کو جو بہت اونچی ہو جائے، ضرور نیچا کرتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد۔جلد سوم: رقم:۱۳۹۹)

۳۹

شہید کا مقام بلند ہے

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقِ نَهَرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء کرامؓ جنت کے دروازے پر موجود ایک نہر کے کنارے پر سبز رنگ کے خیمے میں رہتے ہیں۔ جہاں صبح وشام جنت سے ان کے پاس رزق پہنچتا ہے۔ (مسند احمد۔ جلد دوم: رقم: ۵۲۸)

۲۔ عَنْ حَسْنَاءَ عَنْ عَمِّهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت حسنا رضی اللہ عنہا اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام جنت میں ہوں گے۔ شہید جنت میں ہوں گے۔ نومولود بچے جنت میں ہوں گے۔ زندہ دفن کیے گئے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔ (مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۲۰۸۴۷)

۳۔ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ".

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہدا کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔

(جامع ترمذی۔ جلد اول: رقم: ۱۷۰۹)

۴۔ عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ عز وجل سِتُّ خِصَالٍ: يَغْفِرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ".

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ فضیلتیں (blessings) ملتی ہیں:

(i)۔ اس کا خون نکلتے ہی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(ii)۔ اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔

(iii)۔ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(iv)۔ اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا۔

(v)۔ بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔

(vi)۔ اس کے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

(سنن ابن ماجہ۔ جلد دوم: رقم: ۹۵۸)

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ"، فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے بتائیے کہ اگر میں مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت میں۔ وہ یہ سن کر ایسا ہوگیا کہ جو کھجوریں کھا رہا تھا، وہ پھینک دیں اور پھر لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔ (صحیح بخاری۔ جلد دوم: رقم: ۱۲۷۱)

۶۔ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے۔ وہ اس وقت نوعمر تھے۔ ان کی والدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ (رضی اللہ عنہ) سے کتنی محبت تھی؟ اگر وہ جنت میں ہے، تو میں صبر کرلوں گی اور صبر پر ثواب کی امیدوار ہوں گی۔ اگر کوئی دوسری بات ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ میں اس کے لیے کیا کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افسوس! کیا تم پگلی ہوگئی ہو۔ جنت ایک ہی نہیں ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ رضی اللہ عنہ) جنت الفردوس میں ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٥٥٠)

۴۰

فوت شدہ کا احترام لازم ہے

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ مر گئے، ان کو برا نہ کہو! کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا، وہ خود اس کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے برے بھلے جو بھی عمل کئے تھے، ویسا بدلہ پالیا۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۶۵۱۶)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ قَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ فَلَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد، جو زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہو گئے تھے، کے متعلق نازیبا کلمات (ناپسندیدہ الفاظ) کہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے تھپڑ دے مارا۔ اس کی قوم کے لوگ آئے اور کہنے لگے، ہم بھی انہیں اسی طرح تھپڑ ماریں گے، جیسے انہوں نے مارا ہے اور اسلحہ پہننے لگے۔ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اہل زمین میں سب سے زیادہ معزز (honoured) کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اس لیے تم ہمارے فوت شدگان (dead) کو برا بھلا کہہ کر، ہمارے زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ یہ سن کر اس انصاری کی قوم والے آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۵۹۸)

۳۔ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُؤْمِنِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهِ حَيًّا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی فوت شدہ مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے، جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا۔
(مسند احمد۔ رقم: ۲۳۲۱۶)

۴۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَكَبِيرِنَا وَصَغِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا.

حضرت ابوابراہیمؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے، تو یہ دعاء فرماتے تھے: اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندہ اور فوت شدہ، بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجودہ اور غائب سب کی بخشش فرما۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱٦٨٨٧)

۵۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مَاتَ فَقَالُوا خَيْرًا وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالُوا شَرًّا وَأَثْنَوْا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک فوت شدہ آدمی کا تذکرہ ہوا۔ لوگ اس کی خوبیاں اور اس کی تعریف بیان کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (جنت) واجب ہوگئی۔ اسی وقت میں دوسرے آدمی کا ذکر ہوا۔ لوگوں نے اس کے بری عادتات بیان کیں اور اس کی مذمت (condemnation) کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (دوزخ) واجب ہوگئی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ (گواہی دینے والے) ہو۔
(مسند احمد۔ رقم: ۹٦۹٦)

کتابیات

۱۔ www.quranurdu.com

۲۔ مکی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوطالب محمد بن عطیہ حارثی، 'قوت القلوب' ترجمہ محمد منظور الوجیدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور

۳۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام، 'مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۴۔ القرآن فیکٹس اینڈ سٹیٹسٹکس، 'القرآن والاحادیث' ورژن ۴، لاہور، ۲۰۰۷

۵۔ القشیری رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن، 'الرسالہ قشیریہ فی علم التصوف' ترجمہ شاہ محمد چشتی، اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز، لاہور، ۲۰۰۷

۶۔ امام ابی بکر عبداللہ بن محمد عبید ابن ابی الدنیا، 'مکارم الاخلاق' دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۹

۷۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، 'صحیح بخاری شریف' ترجمہ حضرت مولانا محمد داود راز، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۸۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام محمد بن عیسیٰ، 'جامع ترمذی شریف' ترجمہ مولانا افضل احمد صاحب، دارالاشاعت، کراچی

۹۔ علی رضی اللہ عنہ، حضرت، 'نہج البلاغۃ' مدیر علامہ سید شریف الرضی، ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی، محفوظ بک ایجنسی، کراچی، ۱۹۹۹

۱۰۔ سراج رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابونصر، 'کتاب اللمع فی التصوف' ترجمہ سید اسرار بخاری، تصوف فاونڈیشن، لاہور، ۲۰۰۰

۱۱۔ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید، 'سنن ابن ماجہ شریف' ترجمہ مولانا محمد قاسم امین، مکتبہ العلم، لاہور

۱۲۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج، 'صحیح مسلم شریف' ترجمہ علامہ وحید الزمان، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۱۳۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن شعیب، 'سنن نسائی شریف' ترجمہ مولانا افضل احمد صاحب، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۱

مصنف کا تعارف

ظفر اللہ خان نے ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم صوفیائے کرام کے شہر ملتان میں حاصل کی۔ ایف اے اور بی اے کے امتحانات پرائیویٹ طور پر ملتان ایجوکیشن بورڈ اور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے امتیازی پوزیشنوں میں پاس کیے۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی (بین الاقوامی تعلقات) کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ تک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں درس و تدریس کے شعبے سے منسلک رہنے کے بعد 1987ء میں سول سروس آف پاکستان کے ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ میں شمولیت اختیار کر لی۔ 1997ء میں سٹی یونیورسٹی لندن سے ایل ایل بی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یونیورسٹی آف ویسٹ آف انگلینڈ، برسٹل (برطانیہ) سے 1998ء میں قانون میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل کیا اور لنکنز ان (لندن) سے بار ایٹ لاء کرنے کے بعد ملازمت سے استعفیٰ دے کر آپ قانون کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ آپ اسلام، قانون اور حقوق انسانی پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ وفاقی سیکریٹری قانون و انصاف بھی رہے۔ آپ آجکل وزیراعظم پاکستان کے خصوصی معاون/ وزیر مملکت برائے قانون و انصاف ہیں۔
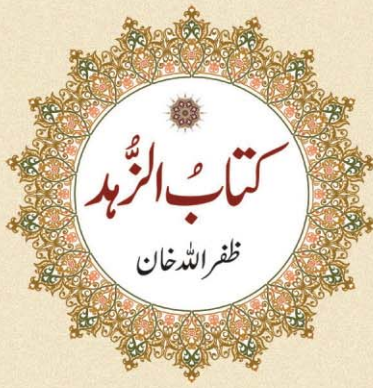
ہمارے ملک میں جاری طلبِ زر اور حصولِ اقتدار کی جنگ سے نجات صرف اس وقت مل سکتی ہے جب اسلام کے آفاقی اور سنہرے اصولوں کی روشنی میں ہماری باطنی زندگیوں کے اندر حقیقی تبدیلیاں رُونما ہوں۔ ایسے مثبت اور حیات آفرین انقلاب کے لیے پاکیزہ لٹریچر سب سے بڑا عنصر ہے۔ جناب بیرسٹر ظفر اللہ خان صاحب کی 'کتاب الزہد' کو اس سلسلۃ الذہب کی مفید کڑی قرار دیا جاسکتا ہے۔

پیر محمد امین الحسنات شاہ

سجادہ نشین دربار عالیہ بھیرہ شریف

وزیر مملکت برائے مذہبی واقلیتی امور اسلامی جمہوریہ پاکستان

ہمارے زمانے میں نفس کی چالوں میں اتنی باریکیاں پیدا ہوگئی ہیں کہ اس کی ہلاکت خیزی کو ٹھیک سے محسوس کر لینا بھی سخت دشوار ہوتا جا رہا ہے، اور نفس پرستی میں ذہن کو قائل کر دینے والی طاقت بھی پیدا ہو چلی ہے۔ یہ اتنی پیچیدہ اور ہولناک صورتِ حال ہے جس سے نکلنے کے لیے لازم ہے کہ ہم اپنے دینی تصورِ انسان کا احیاء کریں اور بندگی کے ان اساسی احوال کی بڑے پیمانے پر تجدید کریں جن کی بنیاد پر ہمارے اسلاف نے نفس اور دنیا دونوں کو پوری طرح غالب نہیں آنے دیا تھا۔

احمد جاوید

سابقہ ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور، پاکستان

Price Rs. 520/-